سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

(منگل6،بدھ7،جمعرات8،جمعتہ المبارک9،سوموار12،منگل13،
جمعتہ المبارک16،سوموار19۔فروری2018)
(یوم الثلاثہ19،یوم الاربعاء20،یوم الخمیس21،یوم الجمع22،یوم الاثنین25،یوم الثلاثہ26،
یوم الجمع29جمادی الاوّل،یوم الاثنین2۔جمادی الثانی1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34 (حصہ دوئم): شمارہ جات : 7 تا 14

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چونتیسواں اجلاس

منگل، 6۔فروری 2018

جلد 34: شمارہ 7

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

1۔ ایجنڈا ------------ 399

2۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------ 401

3۔ نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 402

سوالات (محکمہ جات مواصلات وتعمیرات اور بہبود آبادی)

4۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 404

5۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 443

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
6۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	446
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
7۔	ایم کیٹ اور ای کیٹ کے مسئلے پر تحریک التوائے کار نمبر 943/17 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 9 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	451
8۔	نشان زدہ سوال نمبر 8288 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	453
9۔	مسودہ قانون امتناع شیشہ سموکنگ 2014، میڈیکل / سرجیکل آئٹمز کی خریداری میں بدعنوانی اور بے قاعدگیوں کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر، تحریک التوائے کار نمبر 618، نشان زدہ سوالات نمبر 3020، 3559، 7148، 8037 اور زیرو آور نوٹس نمبر 176 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	454
	تحاریک التوائے کار	
10۔	پنجاب ریونیو اتھارٹی کے ملازمین کو ریگولر نہ کرنے کی وجہ سے پریشانی کا سامنا ------------	459
11۔	فاسٹ فوڈ کے بڑھتے ہوئے رجحان سے کے خلاف	

	مہم چلانے کی ضرورت ------------	460
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
12۔	بچوں کی ذہنی و جسمانی نشوونما کے لئے طویل المدتی اقدامات کا مطالبہ ------------	462
13۔	شادی کی تقریب میں آتش بازی اور ہوائی فائرنگ کرنے والوں	
	کے خلاف کارروائی کا مطالبہ ------------	465
14۔	سپیڈو بس میں بزرگوں اور معذور افراد کو مفت سفر	
	کی سہولت فراہم کرنے کا مطالبہ ------------	466

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
15۔	موسمی انفلوئنزہ کے وائرس کے بارے میں آگاہی مہم چلانے کا مطالبہ ------------	467
	بدھ، 7۔فروری 2018	
	جلد 34: شمارہ 8	
16۔	ایجنڈا ------------	473
17۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	475
18۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	476
	سوالات (محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)	
19۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (کوئی سوال پیش نہ ہوا) ------------	477
20۔	کورم کی نشاندہی ------------	477
	تحاریک التوائے کار	
21۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	479
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	

22۔	مسودہ قانون صدقات و خیرات پنجاب 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	480
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
23۔	مسودہ قانون تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017 ------------	480
24۔	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2017 ------------	483
25۔	مسودہ قانون زکوٰۃ و عشر پنجاب 2017 ------------	487
	زیرو آور نوٹس	
26۔	(کوئی زیرو آور نوٹس پیش نہ ہوا) ------------	490

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعرات، 8۔فروری 2018	
	جلد 34: شمارہ 9	
27۔	ایجنڈا ------------	493
28۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	495
29۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	496
	سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)	
30۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	497
31۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	525
32۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	529
	پوائنٹ آف آرڈر	

33۔	گنّے کے کاشتکاروں کو مشکلات کا سامنا ------------	538
	توجہ دلاؤ نوٹس	
34۔	گجرات: موضع کھوہار خورد کے رہائشی محنت کش کے جواں سال بیٹے کا قتل اور ملزمان کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات ------------	548
	تحاریک استحقاق	
35۔	سیکرٹری ہیومن رائٹس اینڈ مینارٹی افیئرز پنجاب کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ ------------	549
36۔	حلقہ پی پی۔9 راولپنڈی میں ہارے ہوئے شخص کا ترقیاتی سکیموں پر بطور ایم پی اے کی تختیاں لگانا(۔۔۔جاری) ------------	550
	تحاریک التوائے کار	
37۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	556
38۔	کورم کی نشاندہی ------------	556

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک،9۔فروری2018	
	جلد 34:شمارہ 10	
39۔	ایجنڈا ------------	561
40۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	563
41۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	564
	سوالات(محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن، سپیشل ایجوکیشن)	
42۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	565
43۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	601

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
44۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	620
	پوائنٹ آف آرڈر		
45۔	مال روڈ پر احتجاج کرنے والے سرکاری ملازمین سے رابطہ کرنے اور ان کے مسائل حل کرنے کا مطالبہ	-----------	628
	تحاریک التوائے کار		
46۔	دودھ بڑھانے کے لئے بھینسوں کو لگائے جانے والے انجکشن پر پابندی کا مطالبہ	-----------	630
47۔	پنجاب کے چار اعلیٰ تعلیمی اداروں میں کروڑوں روپے کی مالی بے ضابطگیوں کا انکشاف	-----------	631
48۔	حکومت پنجاب کی طرف سے چیئرمین نیب کو بدعنوانی کے مقدمات سے متعلقہ ریکارڈ فراہم نہ کرنے کا انکشاف	-----------	633
	سوموار، 12۔فروری 2018		
	جلد 34: شمارہ 11		
49۔	ایجنڈا	-----------	639
50۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	641
51۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	642
	سوالات (محکمہ خوراک)		
52۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	643
53۔	ممبران اسمبلی کی حاضری کے متعلق جناب ڈپٹی سپیکر کا اعلان	-----------	650
	منگل، 13۔فروری 2018		

جلد 34: شمارہ 12

54۔	ایجنڈا -----------	653
55۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	655
56۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	656
	سوالات (محکمہ جات امور نوجوناں و کھیلیں اور زکوۃ و عشر)	
57۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	657
58۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	666
	پوائنٹ آف آرڈر	
59۔	وہیل ایکسل اینڈ لوڈ مینجمنٹ کے حوالے سے جاری نوٹیفکیشن پر عملدرآمد کا مطالبہ -----------	672
60۔	جی ٹی روڈ لاہور پر اورنج لائن ٹرین کی تعمیر کے لئے کھودائی کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا -----------	674
	تحاریک التوائے کار	
61۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) -----------	674
	پوائنٹ آف آرڈر	
62۔	معزز ممبر کو علاج کے حوالے سے پریشانی کا سامنا -----------	675
63۔	نشان زدہ سوالات نمبر 9352 اور 9353 کو پینڈنگ کرنے کا مطالبہ -----------	676
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
64۔	گنے کے کاشتکاروں کو ادائیگی کے حوالے سے مشکلات کا سامنا -----------	677
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قرارداد یں (مفاد عامہ سے متعلق)	

65۔ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کو واپس لینے کا مطالبہ ------------ 678

زیرو آور نوٹس

66۔ (کوئی زیرو آور نوٹس پیش نہ ہوا) ------------ 681

جمعتہ المبارک،16۔فروری2018

جلد 34:شمارہ 13

67۔ ایجنڈا ------------ 685

68۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------ 687

69۔ نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 688 تعزیت

70۔ جناب سپیکر کے چچا حاجی رانا نثار احمد خان کی وفات پر دعائے مغفرت ------------ 689

سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

71۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 689

72۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 729

73۔ غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 743

پوائنٹ آف آرڈر

74۔ انسپکٹر عابد باکسر کو پنجاب پولیس کے حوالے کرنا اور ماورائے عدالت قتل کی تحقیقات کا مطالبہ ------------ 755

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	

75۔ مسودہ قانون میعاد سماعت (پنجاب ترمیم) 2018 کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------- 757
76۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ----------- 757

قرارداد

77۔ ممتاز قانون دان محترمہ عاصمہ جہانگیر کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار ----------- 758

تحاریک التوائے کار

78۔ آلودگی کی مقدار کو چیک کرنے کے لئے ائرپوائنٹرز کی خریداری میں
بے ضابطگیوں پر انکوائری کے لئے ٹیکنیکل کمیٹی قائم کرنے کا مطالبہ ----------- 761

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)

79۔ مسودہ قانون سیالکوٹ یونیورسٹی 2018 ----------- 762
80۔ مسودہ قانون نارووال یونیورسٹی 2018 ----------- 762
81۔ کورم کی نشاندہی ----------- 763

سوموار، 19۔فروری 2018

جلد 34: شمارہ 14

82۔ ایجنڈا ----------- 767
83۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------- 769
84۔ نعت رسول مقبول ﷺ ----------- 770

سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

85۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------- 771
86۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------- 808

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
87۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	846
	توجہ دلاؤ نوٹس		
88۔	لاہور: کلمہ چوک میں پروفیسر ڈاکٹر تنظیم اکبر چیمہ کا دوران ڈکیتی قتل و دیگر تفصیلات	------------	852
	تحاریک التوائے کار		
89۔	چلڈرن ہسپتال لاہور کے نرسری وارڈ میں وینٹی لیٹرز کی عدم دستیابی کے باعث 200 بچے جاں بحق	------------	854
90۔	لاہور میں 200 سکول کرائے کی عمارتوں میں چلنے کا انکشاف	------------	855
91۔	کورم کی نشاندہی	------------	855
92۔	انڈکس		

399

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 6۔فروری2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مواصلات وتعمیرات اور بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: ایک عالمی ادارے کی رپورٹ کے مطابق 45 فیصد پاکستانی بچوں کی ذہنی و جسمانی نشوونما غیر متوازن غذا کی وجہ سے متاثر ہو رہی ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ بچوں کی ذہنی و جسمانی نشوونما کو بہتر بنانے کے لئے طویل المدتی اقدامات کئے جائیں۔

2۔ جناب احمد خان بھچر: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ٹولہ بانگی خیل اور اس سے ملحقہ علاقوں کو بجلی مہیا کرنے کے اقدامات کئے جائیں۔

3۔ جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ شادی کی تقریبات کے موقع پر آتش بازی اور ہوائی فائرنگ کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے۔

4۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ سپیڈو بس سروس میں بزرگ اور معذور افراد کو مفت سفر کی سہولت فراہم کی جائے۔

5۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ موسمی انفلوئنزہ کے جان لیوا اور مہلک وائرس کے بارے

میں صوبہ بھر میں آگاہی مہم چلائی جائے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کاچونتیسواں اجلاس

منگل،6۔فروری2018

(یوم الثلاثہ،19۔جمادی الاوّل1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر40منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِO

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا
مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ
مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾

سورة الأحزاب آيات 56 تا 58

اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو! تم بھی ان پر دُرود اور سلام بھیجا کرو(56) جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں ان پر اللہ دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے(57) اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت سے) جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا(58)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں کے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے ذکر سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے ذکر سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے جا ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
درود اُن پر سلام اُن پر، سلام اُن پر درود اُن پر
میری نعتیں سجاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات مواصلات و تعمیرات اور بہبود آبادی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آصف صاحب!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سیکرٹری مواصلات و تعمیرات ایوان میں موجود نہیں ہیں جبکہ آپ کی rulingکے مطابق ایوان کے اندر انہیں موجود ہونا چاہئے تھا۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! سپیشل سیکرٹری مواصلات و تعمیرات گیلری میں موجود ہیں جبکہ سیکرٹری صاحب راستے میں ہیں اور وہ جلد ہی آجاتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے تو آپ کی rulingکی طرف توجہ دلائی ہے کہ سیکرٹری کو موجود ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! بتائیں کہ اب کیا کریں؟ سیکرٹری صاحب کو بلوایا جائے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کو آپ کی rulingکے مطابق وقفہ سوالات کے دوران ایوان میں موجود ہونا چاہئے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں نے وزیر مواصلات و تعمیرات سے requestکی ہے کہ سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کو بلایا جائے تو وہ پانچ سات منٹ میں آ رہے ہیں اور اس وقت تک انتظار کر لیتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جب تک سیکرٹری صاحب نہیں آجاتے تو اجلاس کو adjourn کر دیا جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! عباسی صاحب نے جو بات کی ہے وہ خوش آئند ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اب وقت دیکھیں ناں کہ اجلاس 10:00 بجے شروع ہونا تھا لیکن اب 12:00 بجنے والے ہیں اور ابھی بھی سیکرٹری صاحب کا انتظار کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کے انتظار کے لئے ہم 10 منٹ کے لئے اجلاس کو adjourn کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کی اسمبلی اجلاس
میں آمد کے لئے دس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(دس منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 12:30 پر
دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سوالات

(محکمہ جات مواصلات و تعمیرات اور بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ آپ کدھر ہیں؟ سوال نمبر بولئے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9095 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں وزیر اعلیٰ کے ڈائریکٹو کے تحت روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*9095: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے ڈائریکٹو نمبری 135323 مورخہ 15۔مارچ 2017 کے تحت گجرات ڈنگہ روڈ appearing at GS No. 2815 کی تعمیر کے لئے ترمیم

شدہ feasibility اور revised اسٹیمیٹ متعلقہ اتھارٹی کو منظوری کے لئے پیش کرنے کا حکم دیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ڈائریکٹو کے تحت ایڈیشنل فنڈز ترمیم شدہ ADP سکیم کے تحت جاری کرنے کا حکم بھی جاری کیا تھا؟

(ج) محکمہ پی اینڈ ڈی نے اس بابت کیا ایکشن لیا ہے اس کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) وزیر اعلیٰ کی ہدایات کی روشنی میں تخمینہ مع فزیبلٹی رپورٹ کی کاپی مئی 2017 میں پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بھجوائی گئی جس کے بعد یہ سکیم ترمیم شدہ لاگت کے مطابق ADP 2017-18 میں شامل کی گئی ADP میں چھپنے اور مطلوبہ لوازمات پورے کرنے کے بعد تخمینہ لاگت مبلغ 675 ملین روپے کے ساتھ یہ سکیم محکمہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ میں پیش کی گئی لیکن پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے اپنی چٹھی نمبر 1/112 PO(R&B)/P&DD/2007 مورخہ 20.12.2017 کے تحت اس سکیم کو ختم کر دیا اور اس کی جگہ ایک نئی سکیم جو کہ ADP نمبر 6621 پر شامل ہے اس کو کرنے کی ہدایات جاری کیں۔ یہ نئی سکیم کمشنر گوجرانوالہ ڈویژن گوجرانوالہ چٹھی نمبری 1/112PO(R&B)/P&DD/2007 مورخہ 20.12.2017 کے تحت مبلغ 149.963 ملین انتظامی طور پر منظور ہو چکی ہے۔ ٹھیکیداروں کی pre-qualification کے لئے درخواستیں موصول ہو چکی ہیں اور تمام لوازمات پورے کرنے کے بعد 15.02.2018 تک اس سکیم کے ٹینڈرز وصول کر لئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) میں یہ تھا کہ:

"کیا یہ درست ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب کے ڈائریکٹو نمبری135323 مورخہ 15۔مارچ2017 کے تحت گجرات ڈنگہ روڈ.Appearing at GS No 2815 کی تعمیر کے لئے ترمیم شدہfeasibility اورrevised estimate متعلقہ اتھارٹی کو منظوری کے لئے پیش کرنے کا حکم دیا گیا تھا؟"

اب اس میں جو جواب آیا ہے وہ یہ ہے کہ:

"وزیراعلیٰ کی ہدایات کی روشنی میں تخمینہ مع فزیبلٹی رپورٹ کی کاپی مئی2017 میں پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بھجوائی گئی جس کے بعد یہ سکیم ترمیم شدہ لاگت کے مطابق ADP 2017-18میں شامل کی گئی۔ADP میں چھپنے اور مطلوبہ لوازمات پورے کرنے کے بعد تخمینہ لاگت مبلغ675 ملین روپے کے ساتھ یہ سکیم محکمہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ میں پیش کی گئی۔"

جناب سپیکر! پھر کہتے ہیں کہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے اسے ختم کر دیا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ہم جو۔۔۔

جناب سپیکر: میری ایک چھوٹی سی گزارش سن لیں۔

میاں طارق محمود: جی، جناب!

جناب سپیکر: آپ تمام سے میں یہ اپیل کر رہا ہوں کہ سوالات کی تعداد تقریباً33 ہوتی ہے، بعض اوقات16 ہوتے ہیں، بعض اوقات18 ہوتے ہیں اور بعض اوقات اس سے کم یا زیادہ ہو جاتے ہیں۔ دوسروں کا خیال کیجئے۔ ضمنی سوال آپ کر لیں لیکن اس پر یہ ضرور سوچنا چاہئے کہ دوسروں کا بھی ٹائم ہوتا ہے۔ ایک سوال پر زیادہ ٹائم نہیں ہونا چاہئے۔ بڑی مہربانی۔ اگر ایک سوال کا جواب ٹھیک آ جائے تو آپ کو دوسروں کا بھی خیال کرنا چاہئے۔ جی، ضمنی سوال کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے آخر میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ میری سکیم جو ہے یہ اے ڈی پی کی سکیم ہے، اس کا نمبر GS6621 ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ 2018-02-15 تک اس سکیم کے ٹینڈر وصول کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اے ڈی پی کی سکیمیں اب جو فروری میں شروع ہوں گی وہ ہمارے کس کام آئیں گی، اس کی وجہ کیا ہے، کیوں اس کو لیٹ کیا گیا ہے، اگر کمشنر نے اس کی منظوری دینی تھی اور یہ district level پر ہونی تھی تو پھر اس کو کیوں لیٹ کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال کا جواب دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! شکریہ۔ بنیادی طور پر تو ویسے یہ سوال P&D directly related سے تھا۔ چونکہ یہ جتنا کام بھی ہوا ہے یہ سارا پی اینڈ ڈی نے کیا ہے۔ عام طور پر گورنمنٹ کا جو procedure ہے، جولائی میں سال شروع ہوتا ہے، پھر اس بار کی اے ڈی پی میں، یہ بھی جو سکیم ہے یہ دو بار اے ڈی پی میں مختلف angle سے reflect ہوئی تھی، estimates کو بنانا، procedures کو complete کرنا تو یہ 2018-02-15 کو انشاء اللہ اس کے ٹینڈر ہو جائیں گے اور یہ کوئی اتنی بڑی سکیم نہیں ہے، hopefully اگر 30۔جون تک اس کے پورے فنڈز دے دیئے گئے تو یہ اس مالی سال میں مکمل ہو جائے گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ دو سکیمیں ہیں۔ جس کا میں نے ذکر کیا ہے کہ جو directive والی سکیم ہے، وہ صرف nomenclature change تھا، اس کے فنڈز کا مسئلہ نہیں تھا۔ یہ بات جو اس سوال میں کی گئی ہے یہ بالکل غلط ہے۔ اس کا جو directive ہے وہ nomenclature کا تھا، انہوں نے جواب کچھ اور دے دیا ہے۔ انہوں نے جو بھی جواب دیا ہے، میں صرف یہ کہتا ہوں کہ آج یہ کہتے ہیں کہ مکمل ہو جائے گی، مکمل کیسے ہو جائے گی جو فروری میں شروع ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، ابھی کافی دن ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس کی reality یہ ہے کہ معزز ممبر میاں طارق محمود نے پی اینڈ ڈی میں کوشش اچھی کی تھی لیکن وہ ان کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکی۔

2016-17 کی اے ڈی پی میں ساڑھے چار کلومیٹر روڈ یہ start ہوئی ہے۔ ٹوٹل روڈ 30.9 کلومیٹر تھی، اگلے بجٹ میں ڈائریکٹو ہو گیا ہے، پی اینڈ ڈی میں آ گیا ہے تو پی اینڈ ڈی نے اس بات پر اس کو reject کر دیا ہے کہ اتنی بڑی revision چونکہ وہ سکیم close ہو چکی تھی، اتنی بڑی revision allow نہیں ہے۔ اس کے against ایک اور سکیم اسی nomenclature کی 150 ملین کی reflect ہوئی ہوئی تھی جو کہ کمشنر نے منظور کر دی ہے، اس کا ٹینڈر process ہو رہا ہے اور انشاء اللہ فنڈز کی availability کے مطابق 30۔جون تک یہ مکمل ہو جائے گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! محکمہ مواصلات و تعمرات میں جو اے ڈی پی میں سکیمیں پاس ہو جاتی ہیں، میرا صرف ان سے یہ ضمنی سوال ہے کہ کیا اس کو پی اینڈ ڈی reject کر سکتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! پی اینڈ ڈی کو چیزیں بھیجنا محکمے کا کام ہے، پی اینڈ ڈی کو اختیار ہے کہ وہ کسی چیز کو کٹ وڈ لگا کر بجٹ کو دیکھتے ہوئے پھر واپس کرے۔ فیصلہ پی اینڈ ڈی کے فورم پر ہوتا ہے۔ مواصلات و تعمیرات کا کام اس ٹائم شروع ہوتا ہے جب پی اینڈ ڈی نے approve کرنا ہے، فنانس نے فنڈز ریلیز کرنے ہیں، C&W is an executing agency، پھر اس کا executing role شروع ہو جانا ہے۔

جناب سپیکر: پھر آپ بھی اس کو expedite کروا دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر ہم یہ بجٹ پاس کرتے ہیں اور ہم یہ اپنی سکیمیں اس floor سے پاس کرتے ہیں تو پھر محکمہ پی اینڈ ڈی کس طرح اسے reject کرتا ہے۔ یہ تو بہت بڑا سوال ہے، چھوٹا سا سوال نہیں ہے کہ ہم یہ بکیں چھاپیں، ہم اس ایوان سے اپنی سکیمیں منظور کریں اور اس کے بعد محکمہ پی اینڈ ڈی کہے کہ اسے میں reject کرتا ہوں۔ اس کا جواب مجھے ضرور دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے اسی لئے آغاز میں ہی بڑا clear کر دیا تھا کہ یہ سوال پی اینڈ ڈی سے related ہے۔ اگر میرے معزز دوست اس کا جواب چاہتے ہیں تو یہ سوال پی اینڈ ڈی سے کریں۔ مواصلات و تعمیرات کا جو role ہے وہ ہم نے بتا دیا ہے کہ دو سکیمیں گئیں۔ ایک سکیم کا یہ پورا لیٹر میرے پاس موجود ہے کہ کس وجہ سے انہوں نے reject کی، دوسری

منظور کر لی۔ ڈیپارٹمنٹ نے اس کا ٹینڈر کر دیا ہے اور 30۔ جون تک انشاء اللہ اس کی execution ہو جائے گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، چار ضمنی سوال آپ نے کر لئے ہیں، اب مہربانی فرمائیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! مجھے جواب نہیں ملا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ دیکھیں! ہم جو بجٹ پاس کرتے ہیں، اس کو مہربانی کر کے pending کر لیں، اس کا جواب ضرور لیں کہ محکمہ پی اینڈ ڈی کس طرح ہماری سکیموں کو بند کر دیتا ہے۔ اس طرح تو سارے کا سارا کام ہی ختم ہو جائے گا۔ محکمے کے پاس فنڈز موجود ہیں۔

جناب سپیکر: فزیبلٹی بن کر ان کے پاس جاتی ہے۔ ادھر فزیبلٹی بناتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جتنے ان کے پاس فنڈز موجود ہیں اتنا تو کام کر دیں ناں۔

جناب سپیکر: جی، فزیبلٹی میں آ کر کوئی کام کہیں خراب بھی ہو سکتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ سکیم ہی اور ہے، انہوں نے جو سکیم منظور کی تھی وہ اور ہے۔ میری تو آپ سے request ہے کہ اس کو pending کریں اور اس کا جواب ضرور لیں۔ اس طرح end پر آ کر ابھی الیکشن دو ماہ بعد آنے والا ہے اور ہماری سکیموں کے ساتھ اس طرح حشر کیا جائے۔ یہ پی اینڈ ڈی کا فیصلہ ڈیپارٹمنٹ کے through ہمیں نہ کریں۔ ڈیپارٹمنٹ نے کام شروع نہیں کروایا، ہم نے تو اپنا مطالبہ ان سے کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ چاہتے ہیں کہ اس کو pending کر لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے بڑی وضاحت سے بتا دیا ہے کہ جو ڈیپارٹمنٹ کا role تھا وہ کر دیا ہے، اگر آپ نے یہ academic discussion کرنی ہے تو پھر پی اینڈ ڈی کے Question Hour Day پر ان سے سوال کریں کہ انہوں نے کیوں کیا ہے؟ ہمیں جس دن یہ approval ملی ہے ہم نے ٹینڈر float کر دیا ہے اور 30۔ جون کو اس کو execute کر دیں گے۔ اب ان

کا جو سوال ہے، میں نے پہلے آپ کو جو بنیادی بات بتائی ہے کہ پچھلے سال میں ساڑھے چار کلو میٹر روڈ 30.9 کلو میٹر میں سے approval ہوئی، اب میاں صاحب کی کوشش یہ تھی کہ ساڑھے چار کلو میٹر کی approve ہوئی ہے اس کو revise کر کے میں 675 ملین تک 30.9 کلو میٹر لے جاؤں۔ وہ جب پی اینڈ ڈی کے فورم پر گئی ہے تو پی اینڈ ڈی نے اس بات پر reject کر دی ہے کہ اتنی بڑی revision مطلب 73 ملین پر ایک سکیم cape ہو رہی ہے اس کو revise کر کے ہم 675 ملین پر نہیں لے جا سکتے تو پی اینڈ ڈی نے اس کو reject کر کے 150 ملین والی سکیم approve کر کے ڈیپارٹمنٹ کو بھجوا دی ہے اور ڈیپارٹمنٹ اس کو execute کرنے کے لئے تیار ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو 150 ملین والی سکیم ہے یہ تو پی اینڈ ڈی میں جانی نہیں تھی، یہ تو district level پر ہونی تھی، یہ تو کمشنر نے approval دی اور یہ کام تو مکمل ہو جانا چاہئے تھا۔ اس پر ذرا غور کریں۔ منسٹر صاحب کو سمجھ نہیں آئی۔

جناب سپیکر: بس اس کا جواب لے کر بات کو ختم کرتے ہیں۔ جی، ان کو بتا دیں کہ اب کتنی رقم آپ اس پر خرچ کریں گے، وہ جو دوسری سکیم بتا رہے ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ district کی سکیم ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ جو بات کر رہے ہیں کہ کمشنر کے پاس نہیں جانی چاہئے تھی تو معزز ممبر کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ کمشنر کے پاس وہ سکیم جاتی ہے جو administrative approval کے حوالے سے ہو۔ کمشنر کی جو power ہے وہ 50 سے 200 ملین کی ہے تو وہ انہی کے پاس جانی تھی، 675 ملین کی جو سکیم تھی وہ پی اینڈ ڈی کا فورم ہے اور 400 million سے above کی جو بھی سکیم ہوتی ہے وہ پی اینڈ ڈی کے پاس جاتی ہے۔ پی اینڈ ڈی نے reject کر دی، کمشنر کے پاس گئی، اس نے approve کر دی ہے اور ڈیپارٹمنٹ انشاءاللہ given time میں اس کو execute کر دے گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ سکیم جو آپ کے سامنے ہے اس کا تو تعلق ہی کوئی نہیں تھا۔۔۔

جناب سپیکر: باقی صاحبان جو ہیں وہ آپ کے انتظار میں ہیں۔ آج صرف آپ اکیلے ہی کا سوال چلے گا اور کسی کو آپ باری نہیں دیں گے۔ اس کا پی اینڈ ڈی سے جواب لیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!کوئی جواب تو ہمیں چاہئے ناں۔ یہ سوال pending کرنے والا ہے۔ اس کے اوپر جواب لیں۔

جناب سپیکر: اس کا پی اینڈ ڈی کی طرف سے جواب آئے گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر!میں دوبارہ وضاحت کر دوں کہ کمشنر گوجرانوالہ نے اس سکیم کی administrative approval مورخہ 18-01-2018 کو دی ہے۔ یہ 18-01-2018 کو approve ہوئی ہے اور 15 کو مواصلات و تعمیرات اس کا ٹینڈر بھی final کر رہا ہے تو ڈیپارٹمنٹ کے پاس تو جب چیز آنی ہے اس نے اسی ٹائم اس کا آغاز کرنا ہے۔ Department is on time. باقی ان کا جو academic question ہے کہ پی اینڈ ڈی نے کیوں کی ہے تو وہ پی اینڈ ڈی کے question answer day پر یہ اپنا سوال دوبارہ کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو پی اینڈ ڈی کی کمیٹی کو refer کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!جی ٹھیک ہے، شکریہ

جناب سپیکر: میاں صاحب اگلا سوال بھی آپ کا ہے لیکن اس پر آپ کو صرف ایک ضمنی سوال کی اجازت ہو گی۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ جناب وحید اصغر ڈوگر صاحب اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر!سوال نمبر 7519 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: غازی آباد تا عارف والا ترکنی روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*7519: **جناب وحید اصغر ڈوگر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ غازی آباد تا عارف والا ترکنی روڈ ضلع ساہیوال 30 کلو میٹر کے قریب ڈبل ہو چکی ہے جبکہ بقایا ساڑھے تین کلو میٹر سڑک اڈا بوڈھ تا L-9/163 ڈبل نہ ہے سات سال سے سڑک پر کام نہیں ہوا جس کی وجہ سے سڑک ٹوٹ پھوٹ چکی ہے؟

(ب) کیا مالی سال 2015-16 کے اے ڈی پی میں اس سڑک کے بقایا حصہ کی ڈبل تعمیر کے لئے رقم مختص کی گئی ہے تو کتنی، اگر رقم مختص نہ کی گئی ہے تو کیا حکومت آئندہ مالی سال کے بجٹ میں رقم مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ سڑک پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ سے متعلق نہ ہے۔ محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے اس سڑک کا 1.6 کلو میٹر کا کام مالی سال 2016-17 میں مکمل کر لیا ہے جبکہ 1.4 کلو میٹر کا ٹینڈر مورخہ 2017-11-25 کو ہو چکا ہے لیکن سڑک کا بقیہ 0.5 کلومیٹر کا حصہ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے رہتا ہے جس کے متعلق محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ کو کوئی علم نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! میرے دو چھوٹے چھوٹے ضمنی سوال ہیں۔

جناب سپیکر: ڈوگر صاحب! پلیز ایک منٹ تشریف رکھیں۔ میاں طارق محمود sorry آپ کا سوال take up کرنا تھا لیکن آپ نے اس پر صرف ایک ضمنی سوال کرنا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9108 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں پراونشل ہائی وے کی سڑکات اور ان کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*9108: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں پراونشل ہائی وے کی کتنی سڑکیں ہیں، کیا حکومت نے انکی مرمت کے لئے مالی سال17۔2016میں فنڈز رکھے ہوئے ہیں؟

(ب) حکومت کب تک ان سڑکوں کو مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، کیا حکومت نے انکی مرمت کے لئے کوئی طریق کار بنایا ہے اگر نہیں تو کب تک حکومت ایسا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع گجرات میں ہائی وے کی کل754سڑکات ہیں جن کی کل لمبائی3532کلو میٹر ہے۔ان میں سے پراونشل ہائی وے کی سڑکات 12عدد لمبائی976کلو میٹر ہے۔ اسی طرح ضلعی گورنمنٹ کی سڑکات 742عدد اور لمبائی2556کلو میٹر ہے۔ ہائی وے کیyardstickکے مطابق سالانہ مرمت ضلع گجرات کی سڑکات کے لئے17۔2016میں مبلغ 618ملین درکار تھے مگر فنڈز صرف201ملین موصول ہوئے۔

(ب) ضلع گجرات کی تمام سڑکات کی سالانہ مرمت کے لئےyardstickکے مطابق 618ملین درکار ہوتے ہیں مگر17۔2016 میں فنڈ صرف 201ملین موصول ہوئے۔ فنڈ کی کمی کی وجہ سے پراونشل ہائی وے کی سڑکات کو ترجیح دی گئی جس کے لئے ضلع گجرات کی پراونشل ہائی وے کی سڑکات کی مرمت کے لئے35 سکیمیں لاگت322.95ملین کے کام17۔2016میں الاٹ کئے گئے۔17۔2016میں ان مذکورہ سکیموں پر 201ملین روپے فنڈ خرچ کیا گیا۔18۔2017 میں بقیہ فنڈ 122.95ملین روپے ان مذکورہ سڑکات کے لئے موصول ہوا۔18۔2017 میں27.80ملین روپے فنڈ اس وقت خرچ ہو چکا ہے۔ 35سکیموں میں سے 12سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔بقیہ23سکیموں پر کام جاری ہے۔تمام سکیمیں 18۔2017کے مالی سال کے اختتام سے پہلے مکمل ہو جائیں گی۔فنڈ کی کمی کی وجہ سے تمام سڑکات کی مرمت ناممکن ہے۔موصول شدہ فنڈ کے حساب سے سڑکات کی مرمت ترجیحاتی بنیادوں پر کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے یہ کہا ہے کہ جو 201 ملین روپے موصول ہوئے تھے اس سے 12 سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ 201 ملین روپے خرچ ہو گئے ہیں؟

جناب سپیکر: معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ کیا 201 ملین روپے خرچ ہو گئے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ابھی تک پورے 201 ملین روپے خرچ نہیں ہوئے۔ اگر ان کو تفصیل چاہئے تو میں انہیں 35 سکیموں کی پوری تفصیل دے سکتا ہوں۔ ان 35 سکیموں کا ٹوٹل تخمینہ 201 ملین روپے ہے اور 30۔جون تک یہ پورا خرچ ہو جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اسی ایوان میں منسٹر صاحب نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ ہم فوری طور پر ڈنگہ کھاریاں روڈ کا patchwork کروا دیں گے اور اس کی rehabilitation کروا دیں گے لیکن آج تک نہیں ہوا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ اس میں شامل ہے یا نہیں؟ کیا ابھی بھی اس پر کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر آپ نے patchwork کا کوئی وعدہ کیا تھا تو وہ پورا کر دیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! کھاریاں ڈنگہ روڈ کلومیٹر نمبر 35 پر special repair of Kharian Road پر patchwork اور special repair کا کچھ کام ہوا ہے اور اس پر 1.273 ملین روپے صرف ہوئے ہیں۔ شاید ان میں کوئی اور بھی سکیم ہو۔ یہ 35 سکیمیں ہیں، repair کی چھوٹی چھوٹی سکیمیں ہوتی ہیں لیکن مجھے ایک سکیم تو نظر آ رہی ہے کہ اس پر patchwork کا کام ہوا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! وہ main road ہے۔ dual carriage way ہے منسٹر صاحب اس کی حالت دیکھ لیں اور اسے ٹھیک کرائیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اسے چیک کروا کر ٹھیک کرا دیں۔ جی، سردار صاحب!

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7519 ہے۔

جناب سپیکر: میں نے پہلے سن لیا ہے۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! جواب کے end پر لکھا ہوا ہے کہ 5.5 کلومیٹر کے حصہ کے لئے فنڈ کی کوئی اطلاع نہ ہے۔ میں latest بتا رہا ہوں کہ علاقے میں افواہ ہے یا صحیح خبر ہے کہ کیا اس کے لئے مزید 80 لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ سوال لوکل ڈویلپمنٹ سے related تھا۔ معزز ممبر کا concern ٹھیک ہے ۔جو third phase ہے اسے بھی launch کر دیا گیا ہے اور آج کے دن ہی اس کا ٹینڈر لوکل گورنمنٹ میں receive ہونا ہے۔ 5 کلومیٹر کا تخمینہ 8 ملین روپے کا ٹینڈر آج کھل جائے گا۔ یہ C & W five km is not the responsibility of Department لیکن لوکل گورنمنٹ اسے execute کر دے گا۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! میری عرض ہے کہ یہ سڑک تین اضلاع کو پاکپتن کے ساتھ ملاتی ہے اور یہ shortest route ہے۔ کیا آپ کا محکمہ اسے handover کرنے کا اقدام کر رہا ہے یا خیال رکھتا ہے؟

جناب سپیکر: ڈوگر صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ سڑک تین اضلاع کو ملاتی ہے۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! یہ shortest route ہے اور یہ سارا روڈ double ہو گیا ہے یا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس میں کچھ ہمت کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ سڑک مواصلات و تعمیرات سے ہی related ہے لیکن ابھی جو یہ کام ہو رہا ہے اس کی executing agency لوکل گورنمنٹ ہے۔ لوکل گورنمنٹ اسے مکمل کر لے گی تو یہ asset پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کا ہی ہے اور اس کے بعد اس کی دیکھ بھال کی ذمہ داری مواصلات و تعمیرات کی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 8896 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8582 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9629

میاں محمد رفیق کا ہے ان کی request آئی ہوئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال آصف محمود کا ہے۔جی، آصف صاحب!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8720 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: ڈومیلی تابڑا گواہ سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8720: **جناب آصف محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جہلم ڈومیلی تابڑا گواہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا گزشتہ پانچ سال میں سڑک کی مرمت کا کام ہوا اگر ہوا تو کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی، ہاں!

(ب) یہ سڑک 01.01.2017 سے پہلے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ملکیت تھی اور اس پر پچھلے 5 سال سے کوئی کام نہیں ہوا۔

(ج) سڑک ڈومیلی تابڑا گواہ کل 16 کلو میٹر ہے اس کا سیکشن ڈومیلی تا شاہ جھنڈا چوک 7 کلو میٹر ہائی وے ڈویژن جہلم کے تحت خادم اعلیٰ پنجاب پراجیکٹ میں تعمیر ہو رہی ہے جس کا تخمینہ لاگت 74.496 ملین روپے ہے۔ بقیہ سڑک شاہ جھنڈا چوک تابڑا گواہ 9 کلو میٹر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی مرمت کا تخمینہ لاگت 43.561 ملین روپے ہے۔ اگر مطلوبہ فنڈز مہیا کر دیئے گئے تو اسی سال اس سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں پہلے تو محکمے کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ بات admit کی کہ یہ سڑک انتہائی خستہ حال ہے۔ انہوں نے اس سڑک کے لئے 74 ملین روپے رکھے اور سات کلو میٹر کے patch کو repair کر رہے ہیں اور باقی 9 کلو میٹر کے لئے انہوں نے 43 ملین روپے کا بولا ہے اور اس

میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اگر مطلوبہ فنڈز مہیا کئے گئے تو وہ بنائیں گے لہٰذا منسٹر صاحب اس کی latest positionبتادیں۔

جناب سپیکر: آپ کیا چاہتے ہیں کہ اگر کی جگہ پر کیا لکھا جائے ؟ جی، منسٹر صاحب! مہربانی کر دیں کوئی بات نہیں ہے فراخدلی کا ثبوت دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں پہلے اس کی وضاحت کر دوں کہ یہ ٹوٹل 16 کلومیٹر روڈ تھی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے ایک بہت بڑا initiative خادم اعلیٰ رورل روڈز پروگرام کے تحت اس کے 7 کلومیٹر پر کام شروع ہے اور انشاء اللہ اگلے چند دنوں میں یہ مکمل ہو جائے گی۔ باقی ان کا سوال valid ہے کہ 9 کلومیٹر کی روڈ باقی بچ جاتی ہے، محکمے نے اس کا estimate تیار کر لیا ہے اور ہماری کوشش ہے کہ اگر ہمیں M&R کے فنڈز جتنے ہم نے مانگے ہوئے ہیں۔ دراصل محکمے نے پی اینڈ ڈی سے 22 بلین روپے demand کئے ہیں لیکن اس کے against ابھی تک ہمیں around 4 billion rupees receive ہوئے ہیں۔ اگر ہمیں فنڈز مل گئے تو اس سڑک کو repair کرنا چاہیئے اور ہماری پوری کوشش ہو گی کہ ہم اسے مکمل کریں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں جو سوال جمع کرایا تھا وہ ڈومیلی تا بڑا گواہ نہیں تھا بلکہ ڈومیلی موڑ تا بڑا گواہ تھا۔ پیچھے بھی اس کا کوئی 30/25 کلومیٹر کا patch ہے۔ یہ انتہائی ٹوٹی پھوٹی سڑک ہے آپ اندازہ لگا لیں کہ خود ڈیپارٹمنٹ اسے admit کر رہا ہے۔ یہاں پر سینکڑوں دیہات ہیں لیکن ایسے لگتا ہے کہ کسی صحرا میں آ گئے ہیں چونکہ وہاں سڑک کا نام ونشان بھی موجود نہیں ہے۔ میرا آگے بھی ایک سوال ہے، یہ دو شاہرائیں ہیں جو ان دیہاتوں کو آپس میں ملاتی ہیں، چلو میں اس سوال کی باری پر بات کروں گا۔ یہ میرا حلقہ نہیں ہے لیکن یہ ہمارے صوبے کے ایک اہم ضلع کی انتہائی خستہ حال سڑک ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس پر sympathetic consideration کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس میں important چیز یہ ہے کہ آئے روز کوئی موٹر سائیکل سوار یا دوسرے گرتے ہیں جس سے کسی کی جان جاتی ہے اور کوئی زخمی ہوتا ہے۔ وہاں پر ہسپتال موجود نہیں اور باقی بنیادی ضرورت کی چیزیں بھی موجود نہیں ہیں اور یہ اس علاقے کی جی ٹی روڈ اور شہر تک لے جانے والی واحد سڑک ہے جس پر سینکڑوں دیہاتوں کے مکینوں کو travel کرنا پڑتا ہے۔ میری استدعا ہے کہ منسٹر صاحب ذاتی دلچسپی لے کر اس سڑک کا بقیہ حصہ مکمل کرائیں۔

جناب سپیکر: ان کا پرانا ضلع بھی ہے۔

جناب آصف محمود: جی، exactly

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس پر sympathetic consideration کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! معزز ممبر کی یہ بات ٹھیک ہے لیکن اس کا background یہ ہے کہ جب تک یہ سڑکیں devolution سے پہلے ڈیپارٹمنٹ کے پاس تھیں اس ٹائم تک سڑکوں کی ایسی حالت نہیں تھی۔ مسئلہ یہ ہوا ہے کہ پچھلے سال میں جب یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس گئی ہیں تو انہوں نے ان کی maintenance and repair پر کوئی invest نہیں کیا۔ اب یہ روڈز 01-01-2017 سے ڈیپارٹمنٹ کے پاس واپس آئی ہیں اور جب سے واپس آئیں تو اس کے بعد ان پر improvement شروع ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے accept کیا ہے کہ یہ بالکل valid بات ہے، اس پر بہت عرصہ پہلے کام نہیں ہوا لیکن relief تو ملنا شروع ہو گیا ہے اور 16 کلو میٹر میں سے 7 کلو میٹر کارپٹ روڈ بن رہی ہے اور باقی 9 کلو میٹر جو رہ گئی ہے ہماری پوری کوشش ہو گی کہ یہ بھی مکمل ہو۔ ان کا اگلا سوال بھی اسی سے related ہے اور دونوں کا end result یہی ہے کہ ہم combine کوشش کریں گے کہ ہم اسے ٹھیک کریں۔

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ منسٹر صاحب بتا دیں کہ جس 7 کلو میٹر پر کام کر رہے ہیں اس کی چوڑائی کیا ہے؟

جناب سپیکر: کہیں سے کتنی ہے اور کہیں سے کتنی ہے۔جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات(جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! خادم اعلیٰ رورل روڈز پروگرام کے تحت وہ روڈز take up کی گئی ہیں جو دس فٹ ہیں۔ یہ جو 7 کلو میٹر بن رہی ہے ہم اسے دس سے بارہ فٹ چوڑا کر رہے ہیں تو .first 7 km is twelve feet wide اور آگے ہم نے جو repair کا estimate بنایا ہے وہ پرانا 10 فٹ ہی ہے۔ دو options ہیں ویسے تو اس کا بہتر option یہی ہو گا کہ جب گورنمنٹ کے پاس فنڈز آ جائیں تو KPRRP کے تحت ہی کارپٹ روڈ بنائی جائے ورنہ آدھی کارپٹ ہو جائے گی اور آدھی repair ہو جائے گی۔ ڈیپارٹمنٹ بیٹھ کر اسے assess کر لے گا اور آپ بھی دیکھ لیجئے گا، ابھی اس کی چوڑائی 12 فٹ ہے اور repairing 10 feet ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! روڈ پر جو کنسٹرکشن کا کام ہو رہا ہے اس حوالے سے میں نے personally observe کیا ہے لہٰذا منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اس کی کوالٹی کو sure make کرنے کے لئے ڈیپارٹمنٹ اس کا check and balance دیکھ لے چونکہ وہاں پر انتہائی ناقص کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: قومی پیسے کا ناجائز زیاں نہیں ہونا چاہئے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات(جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! معزز ممبر نے بات point out کی ہے اس پر ہمارا ویسے ہی mechanism بڑا strict ہے concerned department بھی یہاں بیٹھا ہے اگر اس میں کوالٹی کی کوئی شکایت ہے اور وہ verify ہوتی ہے تو assurance I give you کہ جو اس کا ذمہ دار ہو گا اسے sack کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی، شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9630 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ میں منظور کردہ فیملی ویلفیئر کی تفصیل

*9630: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی اینڈ ڈی کے منظور کردہ منصوبے کے تحت صوبہ میں کتنے نئے فیملی ویلفیئر سنٹر کھولے جانے تھے؟

(ب) منظور کردہ منصوبے کے تحت کل کتنے سنٹر کھولے گئے اور کتنے سنٹر نہیں کھولے گئے، تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پی اینڈ ڈی میں ہونے والی ریسرچ کے مطابق ان سنٹر کے قیام کے مثبت نتائج برآمد ہو رہے تھے؟

(د) نتائج مثبت ہونے اور پی اینڈ ڈی کی منظوری کے باوجود بقیہ سنٹر کیوں نہیں کھولے گئے عوامی اور ملکی فلاح کے اس منصوبے کی راہ میں کون سی بڑی شخصیت رکاوٹ ہے؟

(ہ) کیا محکمہ ملکی فلاح کے اس منصوبے کو منظور شدہ تعداد کے مطابق مکمل کرنے اور بقیہ سنٹر کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) پی اینڈ ڈی کے منظور کردہ اس منصوبے کے تحت ایک ہزار فلاحی مراکز 22اضلاع میں کھولے جانے تھے۔

(ب) اس وقت تک اس منصوبے کے تحت 600 فلاحی مراکز 22اضلاع میں قائم ہو چکے ہیں جبکہ باقی 400 سنٹرز نہیں کھولے گئے۔

(ج) Punjab Economic Research Institute کی رپورٹ کے مطابق یہ منصوبہ عوام کو خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات پہنچانے میں مثبت کردار ادا کر رہا ہے لیکن یہ اثرات محدود ہیں کیونکہ یہ منصوبہ اپنے مقررہ وقت پر شروع نہیں ہوا بلکہ تاخیر سے شروع ہوا ہے اور اس کے مکمل نتائج / اثرات کا جائزہ اس کے مکمل ہونے کے بعد لگایا جائے گا۔

(د) اس سلسلہ میں یہ بتانا ضروری ہے16-مارچ2017 کی پی اینڈ ڈی میں ریویو میٹنگ کی روشنی میں محکمہ بہبودِ آبادی نے 29-مئی2017 کو پی اینڈ ڈی کو آگاہ کیا کہ18-2017 میں کوئی نیا فلاحی مرکز نہیں کھولا جائے گا اور نہ ہی کوئی مزید کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکر بھرتی کی جائے گی تاہم پہلے سے قائم شدہ600 فلاحی مراکز اور پہلے سے بھرتی کردہ900 کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکرز18-2017 میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں گے۔

(ہ) اس سلسلہ میں یہ بتانا ضروری ہے کہ فی الحال اس منصوبے کو600 فلاحی مراکز تک محدود کر دیا گیا ہے اور محکمہ بقیہ سنٹر کھولنے کا ارادہ نہیں رکھتا بلکہ ان 600 قائم کردہ فلاحی مراکز کی کارکردگی کو بہتر بنانے پر توجہ مرکوز کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پی اینڈ ڈی کے منظور کردہ اس منصوبے کے تحت ایک ہزار فلاحی مراکز بائیس اضلاع میں کھولے جانے تھے۔ ظاہر ہے کہ پنجاب اسمبلی سے یہ منصوبہ منظور ہوا اور اب تک600 فلاحی مراکز قائم ہو چکے ہیں جبکہ باقی400 سنٹرز curtail off کر دیئے گئے ہیں۔ جب ایک منصوبہ بنتا ہے تو پہلے اس کی feasibility بنتی ہے اور پھر اسی کے مطابق یہ منصوبہ پایۂ تکمیل تک پہنچتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ 400 سنٹرز کیوں cut down کئے گئے ہیں اس کی تفصیل بتائی جائے؟

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ وہ سنٹرز معیار پر پورے نہیں اُترتے ہوں گے۔ بہر حال اس کا جواب لیتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! last session میں اس حوالے سے بڑی detailed discussion ہوئی تھی۔ یہ ایک ہزار سنٹرز کی Expansion of Family Welfare Centres کی سکیم تھی جو کہ 2015 کے اندر پی اینڈ ڈی نے منظور کی تھی۔ جب 600 سنٹرز بن گئے تو اس کی midterm assessment Punjab Economic Research Institute کے ذریعے کروائی گئی جس کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ اس منصوبے کے تحت جو goals

achieve کرنے تھے وہ نہیں ہو رہے۔اس کے ساتھ ساتھ پی اینڈ ڈی نے اس منصوبے کی impact assessment study بھی کروائی اور اس study کے اندر کوئی positive چیزیں نہیں آئیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سے بہتری ضرور آئی ہے لیکن ہم نے اس سے جو goals achieve کرنے تھے وہ نہیں ہو سکے۔ اس رپورٹ میں monitoring and evaluation کی shortage،اس کے سٹاف کی proper training نہ ہونا اور کچھ دوسری چیزیں بھی point out کی گئی تھیں۔ان ساری چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس منصوبے کو revive کیا جارہا ہے اور PC-I کے تحت یہ سب چیزیں محکمہ کے پاس under discussion ہیں۔PSDP کے تحت ہماری 9 بلین روپے کی funding pending ہے۔ہم consider کر رہے ہیں کہ اس سکیم کو revise کر کے PSDP کے اندر لے کر جائیں۔

جناب سپیکر:جی،مہربانی۔اگلا سوال جناب آصف محمود کا ہے۔جی،جناب آصف محمود!

جناب آصف محمود:جناب سپیکر!سوال نمبر8724ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم قلعہ روہتاس تا بڑا گواہ سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8724:جناب آصف محمود:کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جہلم قلعہ رہتاس دینہ سے بڑا گواہ تک کی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا اس سڑک کی مرمت کا کوئی کام گزشتہ 5 سالوں میں ہوا تو تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی،ہاں!

(ب) یہ سڑک 01.01.2017 سے پہلے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ملکیت تھی اور اس پر پچھلے پانچ سال سے کوئی کام نہیں ہوا۔

(ج) جی ہاں! سڑک قلعہ روہتاس سے بڑا گواہ (براستہ گتر چوک) کل 25 کلو میٹر ہے۔ اس سڑک کا سیکشن قلعہ روہتاس تا گتر چوک 20 کلو میٹر ہائی وے ڈویژن جہلم کے زیر انتظام سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 کی سیریل نمبر 6740 کے تحت زیر تعمیر ہے اور اس سڑک کے لئے 25 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس سڑک کا تخمینہ لاگت 210.231 ملین روپے ہے جبکہ سیکشن گتر چوک سے بڑا گواہ (5 کلو میٹر) سڑک کی خصوصی مرمت کا تخمینہ لاگت 43.561 ملین روپے ہے۔ اگر مطلوبہ فنڈز مہیا کر دیئے گئے تو اسی سال اس سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرا یہ سوال almost پچھلے سوال سے ملتا جلتا ہے۔ محکمہ بتا رہا ہے کہ اس سڑک پر کام شروع ہے اور اس سڑک کے لئے 25 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس سڑک کا کل تخمینہ لاگت 210 ملین روپے ہے جبکہ ابھی تک صرف 25 ملین روپے فراہم کئے گئے ہیں تو منسٹر صاحب مجھے بتادیں کہ باقی کی رقم کب ملے گی اور یہ سڑک کب تک مکمل ہو گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے معزز ممبر کے پہلے سوال کا جواب دیتے ہوئے یہی وضاحت کی تھی کہ رقم کی allocation محکمہ پی اینڈ ڈی کرتا ہے۔ ہمارا کام اس کو execute کرنا ہوتا ہے۔ یہ 210 ملین روپے کا ایک بڑا پراجیکٹ ہے۔ محکمہ پی اینڈ ڈی نے ابھی تک اس منصوبے کے لئے 25 ملین روپے allocate کئے ہیں۔ ہم پی اینڈ ڈی کو یہ proposal بھیجتے رہتے ہیں کہ ایسے پراجیکٹس کی allocation کو بڑھایا جائے تاکہ ان کو جلد از جلد مکمل کیا جا سکے لیکن اس کی allocation محکمہ پی اینڈ ڈی نے کرنی ہوتی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ 25 ملین روپے میں یہ سڑک کہاں سے لے کر کہاں تک تعمیر ہو جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! سڑک تو پوری تعمیر ہونی ہے اور اس کا کل تخمینہ لاگت 210 ملین روپے ہے لیکن ابھی تک اس کے لئے 25 ملین روپے allocate ہوئے

ہیں۔اب میں یہ تو نہیں بتا سکتا کہ 25ملین روپے میں سڑک کہاں سے کہاں تک بنے گی۔جیسے جیسے پیسے allocateہوتے جائیں گے یہ سڑک تعمیر ہوتی رہے گی اور آخر کار یہ سڑک مکمل ہو گی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!قلعہ روہتاس ہمارا ایک تاریخی مقام ہے اور پورے پاکستان سے لوگ اس کو دیکھنے کے لئے جاتے ہیں۔یہاں پر تو سڑک کا کوئی نام ونشان موجود نہیں۔ہم 2018کے اندر رہ رہے ہیں اور ضلع جہلم کوئی دُور دراز علاقہ نہیں ہے۔آپ GT roadسے کوئی تین چار کلومیٹر اندر جائیں تو یہ سڑک شروع ہو جاتی ہے۔میری ان سے درخواست ہے کہ اس سڑک کو خصوصی شفقت کرتے ہوئے مکمل کیا جائے تا کہ لوگوں کا یہ issue resolveہو سکے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات(جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر!میرے خیال میں معزز ممبر کو خوش ہونا چاہئے کہ 25کلومیٹر لمبائی کی وہ سڑک جو کہ بہت بُری حالت میں تھی اس میں سے 20کلومیٹر سڑک کی تعمیر کا منصوبہ ADPمیں reflectہو گیا ہے اور اس سڑک پر کام شروع بھی ہو چکا ہے۔انشاءاللہ اس کی allocationساتھ ساتھ بڑھتی رہے گی،جلد ہی یہ سڑک مکمل ہو جائے گی اور لوگوں کو reliefمل جائے گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!مجھے منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ کب تک یہ منصوبہ مکمل ہو جائے گا؟

MINISTER FOR COMMUNICATION AND WORKS (Mr Tanveer Aslam Malik): Mr Speaker! It's depending upon the availability of the funds. If P & D allocates 100 percent funds then we will complete it within six months.

جناب سپیکر: وہ اس کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور امید ہے کہ جلد از جلد اس سڑک کو مکمل کر دیا جائے گا۔اگلا سوال نمبر9099جناب عبدالقدیر علوی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک pendingکیا جاتا ہے اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take upکر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال dispose ofہو جائے گا۔اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر!سوال نمبر9124ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب محمد ثاقب خورشید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***9124: جناب محمد ثاقب خورشید:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات میں ایگزیکٹو انجینئر (ایکسیئن)، سب ڈویژنل آفیسر (ایس ڈی او) اور اسسٹنٹ سب ڈویژنل آفیسر (اوور سیئر) کی کل کتنی اسامیاں ہیں ان میں سے کتنی کب سے خالی ہیں تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) محکمہ کے موجودہ حجم اور ضرورت کے مطابق مندرجہ بالا افسران کی کل کتنی اسامیوں کی ضرورت ہے؟

(ج) محکمہ میں مذکورہ بالا اسامیوں پر آخری مرتبہ بھرتی کس سال میں کی گئی تھی؟

(د) کیا محکمہ ٹیکنیکل سٹاف کی کمی کو دور کرنے کے لئے مذکورہ بالا اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات میں ایگزیکٹو انجینئر (ایکسیئن) کی کل سیٹوں کی تعداد 153 ہے جن میں سے 27 سیٹیں 2 ماہ سے خالی ہیں، سب ڈویژنل آفیسر (ایس ڈی او) کی سیٹوں کی کل تعداد 326 ہے جن میں سے 40 سیٹیں ایک ماہ سے خالی ہیں اور اسسٹنٹ سب ڈویژنل آفیسر (اوور سیئر) کی سیٹوں کی کل تعداد 1105 ہے جن میں سے 41 سیٹیں خالی ہیں۔

(ب) مزید اسامیوں کی فی الحال ضرورت نہ ہے۔

(ج) ایس ڈی اوز کی آخری دفعہ بھرتی 2017 میں کی گئی تھی۔

(د) محکمہ خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے جلد پنجاب پبلک سروس کمیشن کو سفارش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ:

"محکمہ مواصلات و تعمیرات میں ایگزیکٹو انجینئر(ایکسیئن)،سب ڈویژنل آفیسر(ایس ڈی او)اوراسسٹنٹ سب ڈویژنل آفیسر (اوور سیئر)کی کل کتنی اسامیاں ہیں ان میں سے کتنی کب سے خالی ہیں تفصیلات فراہم کی جائیں؟" اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ:

"محکمہ مواصلات و تعمیرات میں ایگزیکٹو انجینئر(ایکسیئن)کی کل سیٹوں کی تعداد153 ہے جن میں سے27 سیٹیں2 ماہ سے خالی ہیں ، سب ڈویژنل آفیسر (ایس ڈی او)کی سیٹوں کی کل تعداد 326ہے جن میں سے 40 سیٹیں ایک ماہ سے خالی ہیں اور اسسٹنٹ سب ڈویژنل آفیسر (اوور سیئر)کی سیٹوں کی کل تعداد 1105ہے جن میں سے 41 سیٹیں خالی ہیں۔"

جناب سپیکر! یہ سوال تقریباً10ماہ پہلے کیا گیا تھا تو کیا ابھی تک یہ سیٹیں خالی ہیں،اتنی اہم پوسٹیں کیوں خالی رکھی گئی ہیں اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(جناب تنویر اسلم ملک):جناب سپیکر!یہ fresh جواب ہے۔ پچھلے دو ماہ سے یہ سیٹیں خالی ہیں اور انشاءاللہ جلد ہی یہ اسامیاں fill کر لی جائیں گی۔

محترمہ شمیلہ اسلم:جناب سپیکر!سوال کے جز(ج)میں پوچھا گیا تھا کہ:

"محکمہ میں مذکورہ بالا اسامیوں پر آخری مرتبہ بھرتی کس سال میں کی گئی تھی؟"

جناب سپیکر!اس کا جواب نامکمل دیا گیا ہے۔اس میں صرف ایس ڈی او کی بھرتی کے بارے میں بتایا گیا ہے جبکہ میں نے اوور سیئر اور ایکسیئن کے بارے میں بھی پوچھا تھا۔مجھے بتایا جائے کہ ان کی بھرتی آخری دفعہ کب کی گئی یا سرے سے کی ہی نہیں گئی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(جناب تنویر اسلم ملک):جناب سپیکر!جواب بڑا واضح ہے کہ ایس ڈی اوز کی بھرتی 2017میں کی گئی تھی اور یہ بھرتیاں پبلک سروس کمیشن کے تحت کی جاتی ہیں۔2017میں 30ایس ڈی اوز کا اضافہ ہوا اور انہوں نے محکمہ کو join کر لیا ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال کے جز(د) میں پوچھا گیا تھا کہ:

"کیا محکمہ ٹیکنیکل سٹاف کی کمی کو دُور کرنے کے لئے مذکورہ بالا اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟"

اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ:

"محکمہ خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے جلد پنجاب پبلک سروس کمیشن کو سفارش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔"

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا دس ماہ سے سفارش ہی ہو رہی ہے اور بھرتی کا یہ عمل کب تک پورا کیا جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ ایک ongoing process ہے اور محکمہ کی طرف سے final requisition تیار ہو کر پنجاب پبلک سروس کمیشن کو چلی گئی ہے، انشاءاللہ اس کا جلد از جلد اشتہار بھی آ جائے گا اور پھر ان بھرتیوں کو مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 9226 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات کے لئے pending کیا جاتا ہے اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 9370 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: ٹوبہ تا احمد آباد، بگا سیال روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*9370: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم ٹوبہ تا احمد آباد، بگا سیال تک روڈ کب بنائی گئی اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) اس سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 14۔2013 تا حال کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) کیا اس سڑک کی حالت اس وقت تسلی بخش ہے اور گاڑیاں چل سکتی ہیں؟

(د) اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو پھر اس کی از سر نو تعمیر میں کیا امر مانع ہے اور یہ کب تک تعمیر کر دی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع جہلم ٹوبہ تا احمد آباد بگا سیال روڈ تک سڑک 86۔1985 میں بنائی گئی اس سڑک کی لمبائی 31.75 کلو میٹر اور چوڑائی ft۔10 تا ft۔12 ہے۔(8.85 کلو میٹر کی چوڑائی ft۔12 ہے اور 22.90 کلو میٹر کی چوڑائی ft۔10 ہے)

(ب) اس سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 14۔2013 سے تا حال کلو میٹر 17.85 سے 24.85 کلو میٹر (7 کلو میٹر) پر سال 15۔2014 میں RFD کی مد میں 25.040 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) اس وقت سڑک کی حالت 17.85 کلو میٹر سے 24.85 کلو میٹر کے علاوہ ناگفتہ بہ ہے اور بہر حال گاڑیاں رواں دواں ہیں۔

(د) اس سڑک کی بحالی/تعمیر '0' کلو میٹر سے 17.85 کلو میٹر اور 24.85 کلو میٹر سے 31.75 کلو میٹر (کل 24.75 کلو میٹر) کا تخمینہ 173.070 ملین روپے ہے۔اگر یہ سڑک سالانہ ترقیاتی پروگرام 19۔2018 میں شامل ہو گئی تو اس کی تعمیر کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ضلع جہلم میں ایک علاقہ ٹوبہ ہے اس کی سڑک سے متعلق میں نے یہ سوال کیا تھا۔اس سڑک کی لمبائی 31.75 کلو میٹر ہے۔یہ سڑک 86-1985 میں بنی تھی اور اس کے بعد آج تک اس سڑک کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا گیا۔اس سڑک کے بیچ کے صرف 7 کلو میٹر حصے کی 14-2013 میں مرمت کی گئی۔یہ سڑک 32 کلو میٹر ہے اس سڑک کے دونوں طرف بے شمار دیہات

ہیں کیونکہ یہ سڑک للہ انٹر چینج کے بالکل نزدیک ہے اس لئے اس سڑک پر آبادی بھی بہت زیادہ ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ 1985 کی بنی ہوئی سڑک کو دیکھا کیوں نہیں گیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی وضاحت کی تھی کہ جب یہ سڑکیں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس گئیں تو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے ان سڑکوں کی M&R پر کوئی توجہ نہیں دی جس وجہ سے ڈسٹرکٹ روڈز کی حالت بڑی خراب ہے۔ یہ سڑکیں یکم جنوری 2017 کو مواصلات و تعمیرات کو دوبارہ ملی ہیں تو ان تمام روڈز کو take up کرنے کے حوالے سے ہماری requirement almost 23 billions ہے لیکن ہمیں اس سال بھی پی اینڈ ڈی کی طرف سے around 4 billions allocation ملی ہے اگر ہمیں پی اینڈ ڈی 23 billions پورا دے دے تو یہ سڑک اور اس جیسی بہت ساری سڑکوں کو مرمت کیا جا سکتا ہے۔ محکمہ نے اس کا estimate بھی تیار کر دیا ہے اس کے لئے 173 millions required ہیں اور ہماری کوشش ہو گی کہ اس کو ADP 2018-19 میں شامل کرنے کی proposal P&D کو بھیجی جائے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے اتنا innocently جواب دے دیا ہے کہ جی 2018-19 میں اگر ہمیں فنڈز مل جاتے ہیں تو ہم اس سڑک کی مرمت کر دیں گے تو میں کیا اُمید رکھوں اور یہ تو کہہ رہے ہیں کہ پھر بھی ٹریفک چل رہی ہے لیکن یہاں سے کوئی جا کر دیکھے کہ وہاں کیسے ٹریفک چل رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات! اس سڑک کو ضرور motorable بنائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے تو admit کیا ہے اسی لئے محکمہ نے اپنی preparation کر کے رکھی ہوئی ہے۔ محترمہ کی بات valid ہے لیکن میرے پاس بھی کوئی اختیار نہیں ہے۔ میں اپنے محکمہ کی ذمہ داری کی assurance دے سکتا ہوں کہ ہمارا محکمہ اس سڑک کی مرمت کے کیس کو ADP 2018-19 میں بھرپور سفارش کے ساتھ پی اینڈ ڈی کو بھیجے گا۔ یہاں پر ہمارے محکمہ کا role ختم ہو جاتا ہے اس سے آگے پی اینڈ ڈی کا کام ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ اپنی کوشش کریں انشاءاللہ کامیابی ہو گی۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9461 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: ڈنگہ کھاریاں روڈ کی غیر معیاری تعمیر کی تحقیقات سے متعلقہ تفصیلات

*9461: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈنگہ کھاریاں روڈ ضلع گجرات کی تعمیر و مرمت پر حال ہی میں 3 کروڑ روپے خرچ کئے گئے ہیں؟

(ب) یہ کام کس ٹھیکیدار / فرم سے کروایا گیا ہے؟

(ج) اس کام کے معیاری / غیر معیاری ہونے کی تصدیق کس کس سرکاری ملازم نے کی ہے کتنی رقم ٹھیکیدار کو ادا کر دی گئی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ کی تعمیر و مرمت میں ناقص اور غیر معیاری میٹریل استعمال ہونے کی وجہ سے جگہ جگہ سے روڈ پر گڑھے پڑ گئے ہیں اور گاڑیوں کے لئے سفر مشکل ہو گیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس روڈ کی ناقص تعمیر کی تحقیقات CMIT کی ٹیکنیکل برانچ سے کروائے اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست نہ ہے۔ اس سڑک کی resurfacing کے لئے اب تک **مبلغ** 10.645 **ملین** روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ب) **مذکورہ کام** لاگت 39.835 **ملین** Actual Length 25 kilometer دو روپیہ میسرز اتحاد برادرز شیخوپورہ کو مورخہ 18.05.2017 کو الاٹ ہوا تھا۔

(ج) اس کام کے معیاری ہونے کی تصدیق محکمہ ہذا کی field formation نے کی۔ اس سڑک کی سالانہ مرمت کا تخمینہ مبلغ 39.835 ملین روپے ہے جس میں سے مبلغ 10.645 ملین روپے ادا کر دیئے گئے ہیں اور مبلغ 29.190 ملین روپے بقایا ہیں۔

(د) سڑک کی مرمت (Resurfacing) میں کسی قسم کا ناقص مٹیریل استعمال نہیں ہوا۔ سڑک کی مرمت کا کام محکمہ کے ایسٹیمیٹ اور standard specifications کے مطابق کیا گیا ہے۔ سڑک کے جس حصے کی مرمت کی گئی ہے اس حصے میں کسی قسم کا کوئی گڑھا نہیں ہے۔ باقی سڑک پر بھی routine patchwork ہو رہا ہے۔ بقیہ الاٹ شدہ resurfacing کا کام tarring season میں شروع ہونے پر مکمل کر لیا جائے گا۔

(ہ) حکومت اس روڈ کی تحقیقات CMIT کی ٹیکنیکل برانچ سے کروانے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ سڑک کی مرمت کا کام محکمہ کے ایسٹیمیٹ اور specifications کے مطابق ہوا ہے اور مرمت شدہ حصہ میں کسی قسم کا نقص نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (الف) کا جواب ہے کہ درست نہ ہے۔ اس سڑک کی resurfacing کے لئے اب تک مبلغ 10.645 ملین روپے خرچ ہوئے۔ جز (ب) میں کہتے ہیں کہ مذکورہ کام کی لاگت 39.835 ملین روپے آئی ہے۔ اس کی actual length 25 kilometer دورویہ ہے اور یہ میسرز اتحاد برادرز شیخوپورہ کو مورخہ 18-05-2017 کو الاٹ ہوا تھا۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ کام کب مکمل ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ کام 17-05-2017 کو allocate ہوا اور پھر وہ financial year close ہو گیا اُس مالی سال میں 10.6 ملین روپے خرچ ہو گئے باقی 30-06-2018 تک سڑک کی repair پر انشاءاللہ لگ جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سڑک کی حالت یہ ہے کہ میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ حکومت اس روڈ کی تحقیقات CMIT کی ٹیکنیکل برانچ سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ سڑک کی مرمت کا کام estimate specification کے مطابق ہوا ہے۔ سیکرٹری مواصلات و تعمیرات خود جا کر دیکھ لیں یا اپنے چیف انجینئر کو وہاں پر بھیج کر اس سڑک کو چیک کرائیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ وہاں گڑھے نہیں پڑے ہوئے بلکہ وہاں گڑھے پڑے ہوئے ہیں، پوری کی پوری سڑک خراب ہے اور محکمہ کی بدنامی یہ ہو رہی ہے کہ سڑک کا پیسا ٹھیکیدار کھا کر چلا گیا ہے اور یہاں کے ایم پی اے اور ایم این اے آنکھیں بند کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں اس حوالے سے آپ کو بہت ساری اخباریں لا کر دکھا سکتا ہوں۔ وزیر موصوف اس پر کوئی ایکشن لینے کے لئے تیار ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ اس ٹائم میں TST کا کام شروع نہیں ہو سکتا کیونکہ PST کا کام 15۔مارچ کے بعد شروع ہوتا ہے اس وجہ سے balance کام ابھی شروع نہیں ہو رہا۔ معزز ممبر کی یہ بات ٹھیک ہے کہ patchwork کی وہاں پر ضرورت ہے اور محکمہ اُس پر کام کر رہا ہے۔ محکمہ نے مجھے بھی میٹنگ میں بتایا ہے کہ وہاں patches ہیں اور انشاء اللہ maximum patches کو اگلے دس سے پندرہ دن میں دُور کر دیا جائے گا اور جونہی tarring season 15th March کے بعد شروع ہو گا اس سڑک کی resurfacing کا کام مکمل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! باقی معزز ممبر نے quality کے حوالے سے جو چیزیں point out کی ہیں ہم departmental level پر پہلے ایک کمیٹی بنا کر اس معاملے کو inquire کرتے ہیں اس میں اگر کسی قسم کی کوتاہی پائی گئی تو پھر اُس پر لازمی ایکشن لیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! وزیر موصوف کی مہربانی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج ہم 2018 میں کھڑے ہیں تو آج بھی ہم مارچ کا انتظار کر رہے ہیں کہ سڑکوں کی مرمت کے لئے گرمی کا ٹائم دیکھ رہے ہیں اس کے اوپر وزیر موصوف کچھ کہنا چاہتے ہیں؟ آج تو وہ دور ہے کہ pre-mix لے کر کھڈوں کو

fill کیا جا سکتا ہے۔ اگر آج بھی ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ مارچ آئے گا اور ہم سڑکوں کی مرمت کریں گے اور patchwork کریں گے تو پھر ہمارا future کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! بالکل اس کے اوپر کام جاری ہے۔ محکمہ TST سے asphalt کی طرف shift ہو رہا ہے لیکن اس کا ultimate objective تو یہی ہے کہ پورا پنجاب asphalt کی طرف چلا جائے۔ محکمہ نے اُس کی M&R کے لئے P&D میں proposal بھیجی ہوئی ہے اُس کی annual repair کے لئے اگر ہم asphalt road کی طرف جاتے ہیں تو per kilometer ہمیں یہ amount required ہو گی لیکن ابھی یہ سڑک چونکہ TST ہے اس کے اوپر resurfacing کا کام ہونا ہے۔ Resurfacing گرمیوں کے آغاز میں ہی ہو سکتی ہے اُس سے پہلے نہیں ہو سکتی لیکن جس وقت ہم 100 percent asphalt کی طرف چلے گئے اُس کے بعد ہمیں موسم کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9471 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا چک نمبر 85 شمالی جھال تا جھنگ روڈ کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*9471: **چودھری عامر سلطان چیمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا میں چک نمبر 85 شمالی جھال تا جھنگ روڈ چک نمبر 88 شمالی ریلوے پھاٹک تک کارپٹ روڈ بنی ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بالکل صحیح سڑک پر دوبارہ مرمت کر دی گئی ہے اس کی کیا وجوہات ہیں کیا اس کی انکوائری کرائی جائے گی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کراسنگ چک نمبر 88 شمالی سے فیصل آباد بائی پاس جھنگ سڑک کو درست نہیں کیا گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

(د) کیا سڑک کا بقایا حصہ بھی درست کر دیا جائے گا تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ یہ سڑک 2006 کے city package کے تحت محکمہ پراونشل ہائی وے نے بنائی تھی۔ اس سڑک کی لمبائی 7.04 کلو میٹر ہے۔

(ب) سڑک اپنی ڈیزائن لائف مکمل کر چکی تھی اور اس سڑک پر کرشر پلانٹ کے ڈمپرز کا بہت زیادہ رش ہوتا ہے۔ ہیوی لوڈنگ کی وجہ سے بہت زیادہ کریکس نمودار ہو گئے تھے۔ لہٰذا اس سڑک کو محکمہ ہائی وے کے منظور شدہ ری سرفیسنگ پلان کے تحت 2017 میں سنگل کوٹ کر کے مرمت کیا گیا ہے تاکہ یہ سڑک مزید چار سال کریکس اور ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ رہے لہٰذا اس کی انکوائری کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) یہ سڑک محکمہ پراونشل ہائی وے نے سال 2007 میں مکمل کی۔ یہ سڑک ٹی ایس ٹی ہے اور اس پر بہت زیادہ ہیوی لوڈنگ ہے۔ یہ سڑک عرصہ دراز سے مرمت نہ ہونے کی وجہ سے شدید ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی اور سنگل کوٹ کے قابل نہ تھی۔ اس سڑک کی کل لمبائی 14.60 کلو میٹر ہے جس میں سے فنڈز کی کمی اور حالت زیادہ خراب ہونے کی وجہ سے صرف 2.20 کلو میٹر کے حصے کی سپیشل مرمت کا ٹینڈر لگا دیا گیا ہے۔

(د) جی، ہاں! بقیہ 12.40 کلو میٹر کی مرمت جس کا تخمینہ 120.07 ملین بنا ہے جو فنڈز کے دستیاب ہونے پر اس سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں ایک carpeted road کے حوالے سے بات کی تھی کہ اس روڈ کی مرمت کر دی گئی ہے جب کہ یہ سڑک اچھی تھی تو انہوں نے اس کے جواب میں بتایا ہے کہ یہ TST سڑک ہے جبکہ یہ سڑک سکنہ 85 جھال سے لے کر سکنہ 88 شمالی تک یہ carpeted road ہے اس carpeted road کو مرمت کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی اس پر single

coat کر کے اس کو مرمت کر دیا گیا اور اس کا اگلا حصہ جو TST ہے وہاں سے traffic heavy گزرتی ہے جس کی وجہ سے وہ سڑک تباہی کا باعث بنی ہوئی ہے لیکن اس TST سڑک کو چھیڑا ہی نہیں گیا۔ اب محکمہ اس سڑک کا 2.20 کلومیٹر حصہ مرمت کرنا چاہ رہا ہے تو وزیر موصوف مجھے بتائیں کہ کیا وجوہات ہیں کہ carpeted road کو TST سڑک کہہ کر مرمت کر دیا گیا جبکہ TST سڑک والے حصے کو ابھی تک مرمت نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! وہی M&R والی بات ہو گئی۔ معزز ممبر نے بات کی ہے کہ asphalt road کو TST کیوں کر رہے ہیں؟ ہم اُس روڈ کو TST نہیں کر رہے اُس کے اوپر کے layer کو cover کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ معزز ممبر کی بات شاید technically ٹھیک ہو اور محکمہ سے میرا ابھی یہ سوال تھا لیکن باقی 2.2 کلومیٹر کا جو انتخاب کیا جا رہا ہے چونکہ وہ چوک ہے اور وہ 2.2 کلومیٹر زیادہ dangerous area اُس کا estimate بھی 21.874 ملین روپے ہے۔ اگر ہم اس سڑک کو as a whole take up کرنے جائیں گے تو وہ بہت بڑی cost بن جائے گی اس لئے 2.2 کلومیٹر زیادہ خراب سڑک کی special repair کا ٹینڈر لگا دیا گیا ہے لیکن اس کو پورا کرنے کے لئے 120 ملین روپے required ہیں اُس کے لئے بھی محکمہ نے proposal بنائی ہوئی ہے اور جب فنڈز میسر ہو گئے تو اُس area کو بھی cover کر دیا جائے گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! محکمہ کو سالانہ کتنا M&R fund مہیا کیا جاتا ہے؟ حکومت per kilometer کے حساب سے دیتی ہے یا محکمہ کو lump sum پیسے ملتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! محکمہ کو ڈسٹرکٹ گورنمنٹس سے 01-01-2017 کو 60 ہزار کلومیٹر روڈز inherit ہوئے ہیں اس کے علاوہ roughly around 10 thousand provincial roads ہیں تو roads total 72 thousands kilometer کا custodian C&W Department ہے۔ معزز ممبر ایوان میں نہیں تھے میں نے اس سے پہلے بھی بتایا ہے کہ ہم نے

اس سال بھی P&D سے yardstick کے مطابق 176 ہزار فی کلو میٹر کی demand around 23 millions rupees بنی تھی جو ہم نے پی اینڈ ڈی کو بھیجی تھی کہ اگر ہمیں یہ پیسا دے دیا جائے تو ہم اس 72 thousand kilometer کی 100 فیصد دیکھ بھال کر سکتے ہیں لیکن ہمیں پی اینڈ ڈی کی طرف سے اس مالی سال میں 23 بلین کے against صرف 4 بلین روپے کے فنڈز ملے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ان 4 بلین میں سے کیا یہ سڑک بہتر نہیں کی جا سکتی تھی، یہ خود تسلیم کر رہے ہیں کہ یہ پراونشل ہائی وے کی سڑک ہے۔ یہ خود یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اس سڑک پر بہت heavy load ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کوشش کریں اور in the public interest اس سڑک کے لئے کچھ کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! in the public interest ہی میں نے یہ وضاحت کی ہے کہ 2.2 کلو میٹر کی cost بھی 21.8 ملین ہے۔ ہمیں اس سال جو 4 بلین allocate ہوا ہے اس میں بھی پچھلے سال کی throw forward amount بہت زیادہ تھی لیکن چیمہ صاحب ہمارے معزز ممبر اسمبلی ہیں انہوں نے جس بات کی نشاندہی کی ہے اور آپ نے بھی اشارہ کیا ہے تو ہماری پوری کوشش ہو گی کہ اس کو as early as possible take up کر لیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ان کا بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9489 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور میں محکمہ تعمیرات و شاہرات کے تحت سڑکات کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*9489: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور شہر (کارپوریشن کی حدود میں) کون کون سی سڑکیں محکمہ تعمیرات وشاہرات کے تحت ہیں ان سڑکوں کی مرمت وتوسیع کے لئے مالی سال2017-18 میں کس کس سڑک کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے نیز کہ مختص رقم میں سے متعلقہ سڑکوں پر سال اکتوبر 2017 تک کتنے کتنے اخراجات ہو چکے ہیں ؟

(ب) چولستان ضلع بہاولپور میں سڑکوں کی تعمیر ومرمت کے لئے مالی سال2017-18 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے چولستان میں نہر سالاری ڈسٹری بیوٹری کے ساتھ سڑک کے شولڈرز پر بڑے بڑے گڑھے پڑ چکے ہیں جس سے سڑک کی شکست وریخت کو شدید خطرہ ہے کیا محکمہ اس کو مرمت کرنے کا کوئی پروگرام رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک ؟

وزیر مواصلات وتعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) بہاولپور شہر (کارپوریشن کی حدود) میں درج ذیل سڑکات محکمہ تعمیرات وشاہرات میں آتی ہیں۔

1۔ فرید گیٹ تا اولڈ پریس کلب	لمبائی0.56 کلومیٹر
2۔ بہاولپور یزمان روڈ بمعہ ایمپرس برج براستہ جنرل بس سٹینڈ بہاولپور	لمبائی11.00 کلومیٹر
3۔ فرید گیٹ تا حاصلپور روڈ	لمبائی 7.46 کلومیٹر
4۔ نادرن بائی پاس روڈ بہاولپور	لمبائی 10.00 کلومیٹر
5۔ سدرن بائی پاس روڈ بہاولپور	لمبائی 25.00 کلومیٹر
6۔ سر صادق محمد خان روڈ بہاولپور	لمبائی 3.00 کلومیٹر
7۔ فرید گیٹ تا ریلوے سٹیشن روڈ بہاولپور	لمبائی 4.50 کلومیٹر

ان سڑکات کی مرمت کے لئے مالی سال2017-18 میں درج ذیل رقم مختص اور خرچ کی گئی۔

فرید گیٹ تا اولڈ پریس کلب	مختص رقمNil خرچہNil
بہاولپور یزمان روڈ بمعہ ایمپرس برج براستہ جنرل بس سٹینڈ بہاولپور	مختص رقمNil خرچہNil
فرید گیٹ تا حاصلپور روڈ	مختص رقم27.540 خرچہ27.540
نادرن بائی پاس روڈ بہاولپور	مختص رقم0.300 خرچہ0.300
سدرن بائی پاس روڈ بہاولپور	مختص رقم2.600 خرچہ2.600

سر صادق محمد خان روڈ بہاولپور	مختص رقم 0.250 خرچہ 0.250
فرید گیٹ تا ریلوے سٹیشن روڈ بہاولپور	مختص رقم 0.800 خرچہ 0.800

(ب) سوال کے جز (ب) کا تعلق محکمہ چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی بہاولپور سے ہے۔ محکمہ تعمیرات و شاہرات سے اس کا کوئی تعلق نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سوال کے توسط سے میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کا بڑا اچھا فیصلہ تھا جس کے نتیجے میں بہت اچھا کام ہو رہا ہے۔ لودھراں سے خانیوال سیکشن بہت خراب حالت میں تھا اور سنگل روڈ تھی جس کی وجہ سے بڑے حادثات ہوتے تھے۔ پنجاب گورنمنٹ نے اس کو NHA سے takeover کر لیا۔ پنجاب کے محکمہ مواصلات و تعمیرات کے سیکرٹری صاحب assertive ہیں اور منسٹر صاحب بھی competent ہیں۔ اس سڑک کی تعمیر چار حصوں میں بڑی تیزی سے جاری ہے۔ میں اس پر محکمہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کی تحسین کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اسی طرح گزارش یہ ہے کہ جو سڑک ملتان سے بہاولپور آ رہی ہے وہ لودھراں تک تو ٹھیک ہے اس کے بعد بہت خراب حالت ہے۔ میں آئے روز اس سڑک پر سفر کرتا ہوں تو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے out of box گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح آپ نے لودھراں خانیوال سیکشن لیا ہے اسی طرح اس سڑک کو بھی اگر آپ take up کر کے بنوا دیں تو بڑا خیر والا کام ہو جائے گا۔ اگر یہ ممکن نہیں ہے تو کم از کم محکمہ مواصلات و تعمیرات کے level پر NHA سے بات کی جائے کہ اس سڑک کی حالت بہت دگرگوں ہے اس کو مہربانی کر کے وہ take up کریں۔ یہ اس سلسلہ میں ہماری مدد فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے جو بات point out کی ہے تو میں اس فورم پر یہ بھی تسلیم کروں گا کہ ڈاکٹر صاحب ہمیشہ اچھی نشاندہی کرتے ہیں۔ ہم انشاء اللہ اس کو explore کر لیں گے کہ محکمہ اس میں کیا کردار ادا کر سکتا ہے اور NHA جس کی بنیادی ذمہ داری ہے وہ کیا کر سکتا ہے۔ لودھراں خانیوال روڈ بھی NHA کی property تھی جسے پنجاب حکومت

بنا رہی ہے۔ ہم اس کو دونوں forums پر analyze کر لیتے ہیں کہ پنجاب حکومت اس میں کیا کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ NHA کو بھی ہم لکھتے ہیں کہ اس روڈ کو take up کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس معاملہ پر محکمہ جو کچھ کرے مہربانی کر کے مجھے بتا بھی دیں۔

جناب سپیکر: یہ اچھا ہی کریں گے اور آپ کو اطلاع بھی کریں گے۔ محترمہ نگہت شیخ کا سوال ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8896 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں محکمہ بہبود آبادی کے دفاتر اور عملہ سے متعلقہ تفصیلات

*8896: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ بہبود آبادی کے کل کتنے دفاتر کہاں کہاں پر واقع ہیں نیز ان دفاتر میں آنے والے سائلین کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ بہبود آبادی کے دفاتر میں کل کتنا عملہ کام کر رہا ہے تمام عملہ کی گریڈ وار سکیل وار الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ضلع لاہور میں فیملی ویلفیئر کے کل کتنے مراکز کہاں کہاں پر واقع ہیں نیز ان میں آنے والے سائلین کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(د) ضلع لاہور میں فیملی ویلفیئر کے مراکز میں کل کتنا عملہ کام کر رہا ہے تمام عملہ کی گریڈ وار الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) محکمہ بہبود آبادی ضلع لاہور میں درج ذیل دفاتر واقع ہیں:

- ایک ضلعی پاپولیشن ویلفیئر آفس واقع 15 اولڈ F.C.C. لاہور

❖ دو عدد تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفس واقع 15 اولڈ F.C.C. لاہور

ضلعی آفس لاہور میں ضلع کی سطح پر ایک انفارمیشن ڈیسک قائم کیا گیا ہے جہاں پر آنے والے سائلین کو فیملی پلاننگ سے متعلق معلومات باہم پہنچائی جاتی ہیں۔

(ب) ضلع لاہور میں بہبودِ آبادی میں ایک ضلعی آفس اور دو تحصیل دفاتر کام کر رہے ہیں۔

(i) ضلع آفس میں تعینات ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے:

منظور شدہ تعداد	حاضر سروس تعداد	خالی اسامیاں
24	19	5

(ii) تحصیل آفس میں تعینات ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے:

منظور شدہ تعداد	حاضر سروس تعداد	خالی اسامیاں
6	6	0

اِن دفاتر میں تعینات عملہ کی گریڈوار، سکیل وار تفصیل Flag-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں قائم آٹھ فیملی ہیلتھ کلینکس اور 101 فلاحی مرکز کی مکمل تفصیل (Flag-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور میں بہبودِ آبادی کے فیملی ہیلتھ کلینکس میں ڈاکٹرز کے ذریعے مرد و خواتین کے لئے درج ذیل سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں:

1۔ مانع حمل طریقوں کی فراہمی:

- ☐ عارضی طریقے (کنڈوم، انجکشن، گولیاں اور IUCD)
- ☐ امپلانٹس (Implants)
- ☐ مستقل طریقے (نس بندی، نل بندی)
- ☐ عام بیماریوں کا علاج
- ☐ ڈاکٹرز، پیرا میڈکس، CMWs اور NGOs کے service providers کو بھی ان طریقوں کے متعلق ٹریننگ دی جاتی ہے۔

2۔ مشورہ برائے:

- بانجھ پن
- تولیدی نظام سے متعلق مختلف بیماریاں
- تولیدی نظام سے متعلق کینسرز

3۔ زچہ بچہ کی دیکھ بھال:

- پیدائش سے پہلے(Antenatal care)اور پیدائش کے بعد(care Postnatal)

4۔ سکول اور کالج کے طالبعلموں کو تولیدی صحت سے متعلق بنیادی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔

ضلع لاہور میں بہبودِ آبادی کے فلاحی مراکز میں فیملی ویلفیئر ورکرز کے ذریعے مرد و خواتین کے لئے درج ذیل سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں:

1۔ مانع حمل طریقوں کی فراہمی:

- عارضی طریقے(کنڈوم، انجکشن، گولیاں اور IUCD)
- عام بیماریوں کا علاج

2۔ مشورہ برائے:

- بانجھ پن
- تولیدی نظام سے متعلق مختلف بیماریاں
- تولیدی نظام سے متعلق کینسرز

3۔ فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (میل اور فی میل)اپنے مقرر کردہ علاقوں میں (eligible couple)کو رجسٹر کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق معلومات فراہم کرتے ہیں۔

4۔ زچہ بچہ کی دیکھ بھال:

- پیدائش سے پہلے(Antenatal care)اور پیدائش کے بعد(Postnatalcare)

مزید سہولیات کی فراہمی کے لئے FHC کی طرف راہنمائی کی جاتی ہے۔

(د) بہبودِ آبادی کے فلاحی مراکز میں منظور شدہ تعداد کے مطابق ہر مرکز میں ایک فیلڈ ٹیکنیکل آفیسر یا فیملی ویلفیئر کونسلر یا فیملی ویلفیئر ورکر کو بطور سنٹر انچارج تعینات کیا جاتا ہے۔اِن کے ساتھ ہر مرکز میں ایک فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (عورت)، ایک فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (مرد)،

ایک فیمیل ہیلپر اور ایک چوکیدار تعینات کیا جاتا ہے۔ ضلع لاہور میں بہبودِ آبادی کے فلاحی مراکز میں تعینات عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

منظور شدہ تعداد	حاضر سروس تعداد	خالی اسامیاں
507	443	64

حاضر عملہ کی گریڈ وار الگ الگ تفصیل درج ذیل ہے:

نام اسامی	گریڈ	تعداد
(I)فیلڈ ٹیکنیکل آفیسر	16	02
(II)فیملی ویلفیئر کونسلر 11	11	15
(III)فیملی ویلفیئر ورکر	09	68
(IV)فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (عورت)	05	88
(V)فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (مرد)	05	95
(VI)فی میل ہیلپر	02	86
(VII)چوکیدار	02	86

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں ڈیڑھ صفحے کا جواب دیا گیا ہے جس میں محکمہ نے اپنی کارکردگی کا اظہار کیا ہے۔ میرا بڑا سادہ سا ضمنی سوال ہے کہ جب آپ اتنے ڈھیر سارے کام کر رہے ہیں اور efficiently کام کر رہے ہیں تو پھر آبادی میں اتنا زیادہ اور مسلسل اضافہ کیوں ہو رہا ہے؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کی کوشش تو یہی ہے کہ لوگوں کو educate کیا جائے کہ جو آبادی بڑھ رہی ہے اس حوالے سے کیا خطرات اور پریشانیاں درپیش ہو سکتی ہیں باقی یہ لوگوں کا اپنا فیصلہ ہوتا ہے کہ انہوں نے آبادی پر کنٹرول کرنا ہے یا نہیں کرنا۔ اس کے اندر بہت سے factors ہیں جس میں ایجوکیشن ہے، counseling ہے اور وہ ساری چیزیں ہیں جن پر ڈیپارٹمنٹ اپنی حد تک تو پورا کام کر رہا ہے۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے جواب کی سمجھ نہیں آئی۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آبادی پر کنٹرول کرنا family کا اپنا ذاتی فیصلہ ہوتا ہے۔ محکمہ بہبود آبادی کا کام صرف لوگوں کی counseling کرنا اور ان کو facilitate کرنا ہے۔ اگر کوئی family وہ طریقے adopt کرنا چاہتی ہے تو محکمہ اس family کو facilitate ضرور کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک particular سوچ یا کسی فرد کی family کے لئے محکمہ اپنا فیصلہ impose نہیں کر سکتا اس کے لئے یہ ایوان، ہمارا قانون، ہمارا آئین اور نہ ہی ہمارا دین یہ اجازت دیتا ہے کہ ہم کسی پر بھی اپنا فیصلہ impose کریں کہ آپ نے دو بچے ہی پیدا کرنے ہیں یا اپنی family short رکھنی ہے۔ آپ legislators ہیں، آپ بھی سامنے آئیں اور باقی لوگ بھی سامنے آئیں اور لوگوں کو educate کریں کہ population growth rate بہت زیادہ ہے۔ اس ملک میں water reserves 2030 کے بعد اس قابل نہیں ہوں گے کہ اتنی بڑی آبادی کو feed کر سکیں۔ ہمارے fields بھی اس قابل نہیں ہوں گے کہ اتنی فصل پیدا کریں جو کہ اس آبادی کو feed کر سکیں۔ اس میں خالی ایک ڈیپارٹمنٹ پر ساری ذمہ داری ڈال دینا مناسب نہیں ہے بلکہ ہر طبقہ کے ہر شعبہ کے لوگوں کو آگے آنا پڑے گا اور اپنا کردار ادا کرنا پڑے گا تاکہ اس قوم کے اندر یہ سوچ پیدا کی جائے کہ آبادی کنٹرول کرنے سے اس ملک کے کافی سارے معاملات ختم ہو سکتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم legislators ہیں لیکن یہ تو گورنمنٹ ہیں تمام فنڈز، resources اور اختیارات وغیرہ ان کے پاس ہیں۔ یہ اتنے بے بس ہیں تو پھر ایک عام آدمی کیا کر سکتا ہے جس کے پاس اتنے وسائل ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتی ہوں کہ جب سے یہ ڈیپارٹمنٹ بنا ہے اس وقت سے آبادی میں اضافہ زیادہ ہو رہا ہے۔ اگر اس ڈیپارٹمنٹ کو بند کر کے دیکھ لیں تو شاید آبادی کنٹرول ہو جائے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ کی یہ بات ماننے کے لئے کوئی تیار نہیں ہو گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ ایک fact اور حقیقت ہے کہ ہمارے وسائل محدود ہیں اور آبادی میں جس تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اگر اس کو کنٹرول نہ کیا گیا تو جتنے مرضی ہسپتال یا سکول بنا لیں اور جو چاہے کر لیں ٹریفک کا دباؤ کم نہیں ہونے والا جب تک اس مسئلے کو حل نہیں کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے اپنی پالیسی بتادی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ لوگوں پر یہ impose نہیں کر سکتا لیکن لوگوں میں awareness کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا ہے اور اس کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! TV چینلز پر بھی آتا ہے۔ آپ خود سمجھدار ہیں۔ میرے خیال میں اس پر آپ نے سوال کر لیا ہے اور محکمہ کی طرف سے جواب بھی آ گیا ہے۔ مہربانی۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔ جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8582 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: بھاگٹانوالہ تا 33 شمالی پھاٹک کی سڑک کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*8582: **چودھری عامر سلطان چیمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے تعمیر سڑک از بھاگٹانوالہ تا 33 شمالی پھاٹک کے لئے فنڈز جاری فرمائیں ہیں اگر ہاں تو کتنے فنڈز جاری ہوئے ہیں اور سڑک کی کتنی لمبائی ہے؟

(ب) اب تک اس سڑک پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی سڑک تعمیر کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تقریباً 3 کلو میٹر کا مذکورہ سڑک کا حصہ نامکمل چھوڑ دیا گیا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

(د) کیا حکومت سڑک کے بقایا حصہ کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ حکومت نے تعمیر سڑک از بھاگٹانوالہ تا 33 شمالی پھاٹک کے لئے فنڈز جاری کئے ہیں۔ محکمہ ہائی وے (M&R) میں اس سکیم کا الگ کوئی بھی فنڈ نہ آیا ہے۔

(ب) مذکورہ بالا سکیم جس کی کل لمبائی 15.40 کلو میٹر ہے اس کی ایڈمنسٹریٹو اپروول مورخہ 04.03.2014 کو (M)105.223 کی ہوئی تھی اور خان برادرز کو مورخہ 08.04.2014 کو (M)106.668 میں کام الاٹ ہوا تھا۔

15-2014 میں (M)103.883 سے 13 کلو میٹر کا حصہ مکمل ہو سکا جبکہ 2.40 کلو میٹر فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے آج تک مکمل نہ ہو سکا۔

(ج) یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی لمبائی 3 کلو میٹر کی بجائے 2.40 کلو میٹر ہے۔ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مذکورہ سڑک کا یہ حصہ نامکمل رہ گیا۔

(د) محکمہ ہائی وے M&R ڈویژن سرگودھا نے مذکورہ سڑک کا 2.40 کلو میٹر کا تخمینہ (M) 20.00 لگایا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر اس سڑک کو مرمت کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں انہوں نے بتایا ہے کہ اس سڑک کی کل لمبائی 15.40 کلو میٹر ہے اس سکیم کے لئے 106.668 ملین الاٹ کئے گئے تھے۔ میری گزارش یہ ہے کہ جو فنڈز الاٹ کئے گئے یہ M&R کی مد میں دیئے گئے تھے یا از سر نو نئی سڑک بنانے کے لئے دیئے گئے تھے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ ڈسٹرکٹ package تھا اور tight grant تھی جس کے اندر جتنی سڑک بن سکتی تھی وہی بنانی تھی۔ ڈسٹرکٹ package سے یہ فنڈز الاٹ ہوئے تھے جس میں صرف 13 کلو میٹر روڈ ہی بن سکتی تھی جو کہ محکمہ نے بنا دی۔ 2.4 کلو میٹر روڈ بچ گیا ہے کیونکہ ڈسٹرکٹ package کی یہ سکیم تھی اور tight grant سے ہم باہر نہیں جا سکتے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!منسٹر صاحب سے یہی گزارش ہے کہ ایک سڑک 15 کلومیٹر تھی جس میں سے 2.40 کلومیٹر کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ 13 کلومیٹر سڑک بنانے کے بعد جو آخر والا حصہ نہیں بنایا، کیا اس کی افادیت پر وہ اثر انداز نہیں ہو گا؟ اس پر میں بحث نہیں کرنا چاہتا لیکن اتنی گزارش ہے کہ 2.40 کلومیٹر سڑک جو رہ گئی ہے اُس پر بھی مہربانی کر دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ فراخدلی کا ثبوت دیں اور بقیہ سڑک بھی بنا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے پہلے کہا ہے کہ یہ معزز ممبر ہیں۔ ہمارے چیف M&R بھی یہاں بیٹھے ہیں تو 2.4 کلومیٹر justified بات ہے لہٰذا 30۔جون سے پہلے ہم کوشش کریں گے کہ اس سڑک کو انشاءاللہ مکمل کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: No point of order yet. اگلا سوال نمبر 9099 جناب عبدالقدیر علوی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9226 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے، موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوا۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

خادم اعلیٰ رورل روڈ پروگرام کے تحت بننے والی سڑکوں سے متعلقہ تفصیلات

*9099: **جناب عبدالقدیر علوی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خادم اعلیٰ رورل روڈ پروگرام کے تحت بننے والی سڑکوں کے منصوبہ جات میں ضروری ہے کہ مجوزہ سڑک کی لمبائی پانچ کلومیٹر سے کم نہ ہو اور سڑک فارم ٹو مارکیٹ یا گاؤں سے مین روڈ تک مکمل ہونا ضروری ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں خادم اعلیٰ رورل روڈ پروگرام کے تحت بننے والی چک نمبر 398 ج ب تا اکال والا روڈ کی تجویز کردہ منصوبہ کے مطابق کل لمبائی کتنی تھی اس کے کتنے حصے کی تعمیر کی جارہی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا سڑک کو تجویز کردہ منصوبہ اور خادم اعلیٰ رورل روڈ پروگرام کی بنیادی روح (گاؤں سے شہر تک) کے مطابق مکمل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس منصوبہ کو ادھورہ رکھنے کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مجوزہ سڑک کی لمبائی پانچ کلومیٹر سے کم نہ ہو اور فارم ٹو مارکیٹ روڈ کو مین روڈ تک مکمل ہونا ضروری نہ ہے۔

(ب) اس سڑک کی کل لمبائی 10.75 کلومیٹر تھی ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن کمیٹی نے ضلع کے حصے کے مطابق 7.00 کلومیٹر تک کی منظوری دی تھی اس لئے 7.00 کلومیٹر لمبائی تک سڑک تعمیر کی گئی۔

(ج) ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن کمیٹی جس کی میٹنگ (ڈپٹی کمشنر آفس میں ہوتی ہے) اور فنڈز اور ضلع کے حصے کو مد نظر رکھتے ہوئے سڑک کی باقی ماندہ لمبائی متعلقہ فورم کی منظوری کے بعد بنا دی جاتی ہے۔

میانوالی: سڑکوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*9226: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کے کتنے دفاتر اور ملازمین عہدہ و گریڈ کہاں کہاں تعینات ہیں؟

(ب) اس ضلع کو سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ج) اس ضلع میں ان دو سالوں کے دوران کون کون سی سڑکیں تعمیر یا مرمت کی گئیں ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) ان سڑکوں میں سے کس کس سڑک کی تعمیر میں ناقص میٹریل اور غیر معیاری تعمیر کی شکایات موصول ہوئیں؟

(ہ) اس ضلع کی اس وقت کس کس سڑک پر تعمیرات کا کام ہو رہا ہے ان سڑکوں کے نام، تخمینہ لاگت اور لمبائی بتائیں؟

(و) حکومت اس ضلع کی تمام ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑکوں کی تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات کے زیر کنٹرول ضلع میانوالی میں مندرجہ ذیل دفاتر کام کر رہے ہیں، جن کے ملازمین کی عہدہ و گریڈوار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

i) ایگزیکٹو انجینئر ہائی وے ڈویژن میانوالی
ii) ایگزیکٹو انجینئر بلڈنگز ڈویژن میانوالی
iii) سب ڈویژنل آفیسر ہائی وے سب ڈویژن میانوالی
iv) سب ڈویژنل آفیسر ہائی وے سب ڈویژن عیسیٰ خیل
v) سب ڈویژنل آفیسر بلڈنگز سب ڈویژن میانوالی
vi) سب ڈویژنل آفیسر بلڈنگز سب ڈویژن عیسیٰ خیل
vii) سب ڈویژنل آفیسر M&R ہائی وے میانوالی
viii) سب ڈویژنل آفیسر M&R بلڈنگز میانوالی

(ب) مالی سال 16-2015 میں ہائی وے ڈویژن میانوالی کو 2147.650 ملین روپے تعمیر و توسیع کے لئے اور 146.495 ملین روپے مرمت کے لئے مہیا کئے گئے تھے جبکہ مالی سال 17-2016 میں ہائی وے ڈویژن میانوالی کو 2632.294 ملین روپے تعمیرات کے لئے اور 75.545 ملین روپے برائے مرمت مہیا کئے گئے تھے۔

مالی سال16۔2015میں بلڈنگز ڈویژن میانوالی کو تعمیر کی مد میں1207.939 ملین روپے اور مرمت کی مد میں36.830 ملین روپے مہیا کئے گئے تھے جبکہ مالی سال17۔2016 میں تعمیر کی مد میں1184.486 ملین روپے اور مرمت کی مد میں46.595 ملین روپے مہیا کئے گئے تھے۔

(ج)

i) مالی سال16۔2015 اور17۔2016 کے دوران تعمیر و مرمت کی گئی سڑکات کی تفصیل(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ii) مالی سال17۔2016کے دوران تعمیر و مرمت کی گئی سڑکات کی تفصیل (Annex-C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) i۔سوہاوہ چکوال تلہ کنگ میانوالی روڈ۔

اس سڑک کی تعمیر و توسیع کا کام سال07۔2006 میں ٹھیکیداران میسرز ہدایت اللہ خان اینڈ کمپنی اور میسرز عزیز اللہ خان اینڈ کمپنی کو الاٹ ہوا تھا۔ دوران تعمیر ٹھیکیداران کے خلاف ناقص مٹیریل استعمال ہونے کی شکایات موصول ہوئی تھیں جس پر محکمہ انٹی کرپشن نے کارروائی کرتے ہوئے مقدمہ درج کیا جو جج انٹی کرپشن سرگودھا کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔

مزید برآں محکمہ ہذا نے ٹھیکداران کو بلیک لسٹ کر دیا اور کام ان کے رسک اینڈ کاسٹ پر دوسرے ٹھیکیدار میسرز محمد رمضان اینڈ کمپنی کو دے دیا گیا۔ اب موقع پر کام جاری ہے۔

ii۔لاہور سرگودھا میانوالی بنوں روڈ۔

اس سڑک کے متعلق شکایت موصول ہوئی تھی۔ اس کام کو موقع پرvisit کر کے درست کروادیا تھا اب سڑک کی تعمیر تسلی بخش ہے۔

(ہ) ضلع میانوالی میں سڑکوں کی تعمیر و توسیع کے جاری کاموں کی تفصیل(Annex-D)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ہاں حکومت ضلع میانوالی کی تمام سڑکات کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جیسے ہی فنڈز دستیاب ہوئے مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

حلقہ پی پی130 میں نہر پی آر بی سٹیل چینل نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

504:ڈاکٹر محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ): کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بمبانوالہ سے ایک نہربی آر بی لنک ڈسکہ شہر کے وسط میں سے گزرتی ہے جس کے دونوں اطراف سڑکات بن چکی ہیں لیکن نہر کے دونوں اطراف کسی بھی قسم کی سٹیل چینل نہ ہے جس کی وجہ سے کئی دفعہ حادثات ہو چکے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ انہار ڈسکہ شہر میں گزرنے والی مذکورہ نہر کے دونوں اطراف سٹیل چینل لگانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر مواصلات وتعمیرات(جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ بمبانوالہ سے ایک نہربی آر بی لنک ڈسکہ شہر کے وسط سے گزرتی ہے۔ نہر کے دونوں اطراف سڑکات موجود ہیں اور دونوں اطراف کسی قسم کا سٹیل جنگلہ نہ ہے۔

(ب) سٹیل جنگلہ لگانے کا تخمینہ لاگت 22.97 ملین روپے ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر سٹیل جنگلہ لگا دیا جائے گا۔

گجرات: کنجاہ مٹوانوالہ سڑک کی تعمیر نو کا مسئلہ

1318: میاں طارق محمود: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پراونشل ہائی وے روڈ کنجاہ مٹوانوالہ (گجرات) کی حالت بہت خراب ہے کیا حکومت اس کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اس سڑک کا تخمینہ لاگت کیا ہے موجودہ مالی سال 16-2015 میں سڑک کی مرمت کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات وتعمیرات(جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پراونشل ہائی وے روڈ کنجاہ مٹوانوالہ کی کل لمبائی 18.23 کلومیٹر ہے۔ مالی سال 2015-16 میں تخمینہ لاگت لگایا گیا جس میں 7.80 کلومیٹر پر Overlay اور 5.20 کلومیٹر

پرDST اور 0.23 کلومیٹرraising سڑک تھی۔ تمام کام کی لمبائی13.23 کلومیٹر تھی جو کہ مکمل ہو چکی ہے بقیہ 5.00 کلومیٹر سڑک ابھی مرمت نہیں ہوئی۔

(ب) باقی ماندہ5.00 کلومیٹر سڑک کا تخمینہ لاگت مالی سال2017-18 کے ریٹوں کے مطابق تقریباً3.50 کروڑ روپے ہے۔ جونہی فنڈز دستیاب ہوں گے بقیہ سڑک کی تعمیر و مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

فیصل آباد میں محکمہ بہبود آبادی کے دفاتر، عملہ اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

1874: ڈاکٹر نجمہ افضل خان: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ بہبود آبادی کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں نیز ان دفاتر میں آنے والے سائلین کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ب) بہبود آبادی کے ان دفاتر میں کتنا عملہ کام کر رہا ہے؟

(ج) فیصل آباد ڈویژن میں فیملی ویلفیئر کے کتنے دفاتر موجود ہیں؟

(د) محکمہ بہبود آبادی کی طرف سے male vasectomy کو فروغ دینے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ہ) محکمہ بہبود آبادی کی طرف سے فیملی پلاننگ کے فروغ کے لئے ضلع فیصل آباد اور ڈویژن فیصل آباد میں تشہیر کے لئے کتنا بجٹ سالانہ رکھا گیا ہے؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) محکمہ بہبود آبادی میں ڈویژن سطح پر کوئی انتظامی ڈھانچہ موجود نہیں ہے۔ تاہم صوبہ پنجاب میں فیصل آباد ڈویژن میں ضلعی سطح پر ہر ضلع میں ایک ضلعی آفس اور ہر تحصیل میں ایک تحصیل پاپولیشن آفس قائم ہے۔

فیصل آباد ڈویژن میں مندرجہ ذیل اضلاع شامل ہیں۔

1. فیصل آباد 2. جھنگ

3. ٹوبہ ٹیک سنگھ 4. چنیوٹ

ان ڈسٹرکٹ اور تحصیل دفاتر کے پتےAnnex-I ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

یہ انتظامی دفاتر ہیں اور یہاں پر سائلین کو براہ راست منصوبہ بندی کی سہولیات فراہم نہیں کی جاتیں لیکن ان دفاتر سے متعلقہ فلاحی مراکز اور کلینکس میں صحت سے متعلقہ سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ یہ دفاتر ان مراکز کے انتظامی امور کی دیکھ بھال کے لئے کام کرتے ہیں۔

(ب) فیصل آباد ڈویژن میں بہبودِ آبادی کے ضلعی اور تحصیل دفاتر میں کام کرنے والے عملے کی تفصیل ضلع کے اعتبار سے Annex-Ii ایوان کی میز رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈویژن فیصل آباد میں پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے۔ کل 234 دفاتر ہیں جن میں 208 فیملی ویلفیئر سنٹرز اور 14 فیملی ہیلتھ کلینک اور 12 فیملی ہیلتھ موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں۔ ان کی تفصیل ضلعی اعتبار سے Annex-III ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

1. فیصل آباد میں Male Vasectomy کو فروغ دینے کے لئے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال فیصل آباد میں ایک Vasectomy یونٹ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔
2. سوشل موبلائزرز کو یونین کونسل لیول پر بھرتی کیا گیا ہے جو کہ اس سلسلہ میں مرد حضرات کی رہنمائی کر کے Vasectomy Centre میں کیسز ریفر کرتے ہیں۔
3. فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (مرد) اِس سلسلہ میں مرد حضرات کی راہنمائی کر کے Vasectomy Centre میں کیسز ریفر کرتے ہیں۔

(ہ) ڈویژن فیصل آباد میں محکمہ بہبود آبادی کی طرف سے فیملی پلاننگ کے فروغ / تشہیر کے لئے مالی سال 18-2017 کے لئے کل -/3017500 روپے مختص کئے گئے ہیں۔ کُل مختص کئے گئے روپوں کی تفصیل ضلعی اعتبار سے مندرجہ ذیل ہے:

ضلع فیصل آباد میں تقریباً -/1635000 روپے
ضلع جھنگ میں -/740000 روپے
ضلع چنیوٹ میں -/112500 روپے
ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں -/530000 روپے

چنیوٹ میں بہبود آبادی کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1876: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ بہبود آبادی کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں نیز ان دفاتر میں آنے والے سائلین کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ب) بہبود آبادی کے ان دفاتر میں کتنا عملہ کام کررہا ہے ان میں کس کس عہدوں کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ان خالی اسامیوں پر عملہ بھرتی کرنے کا ارادہ ہے کہ نہیں؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) ضلعی دفتر چنیوٹ کا قیام 11۔جنوری 2017 کو عمل میں آیا۔اس سے پہلے یہ ایک تحصیل کے طور پر کام کر رہا تھا۔تحصیل لالیاں اور تحصیل بھوآنہ میں تحصیل آفیسرز بہبودِ آبادی کے دفاتر بھی قائم ہیں۔تفصیل(Annex-I)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔یہ انتظامی دفاتر ہیں اور یہاں پر سائلین کو براہ راست منصوبہ بندی کی سہولیات فراہم نہیں کی جاتیں لیکن ان دفاتر سے متعلقہ فلاحی مراکز اور کلینکس میں صحت سے متعلقہ سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ یہ دفاتر ان مراکز کے انتظامی امور کی دیکھ بھال کے لئے کام کرتے ہیں۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں بہبودِ آبادی کے ان دفاتر میں کام کرنے والے عملے کی تفصیل ضلع کے اعتبار سےAnnex-IIایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ بہبودِ آبادی ضلع چنیوٹ میں مختلف اسامیاں خالی ہیں۔مختلف اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے اخبار میں اشتہار دیا جاچکا ہے اور 2018-01-20 تک یہ عمل پورا کرلیا جائے گا۔

لاہور حلقہ پی پی۔145 میں سال 14۔2013 تا 17۔2016 میں مکمل ہونے منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

1882: جناب محمد وحید گل: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔145 لاہور میں محکمہ مواصلات و تعمیرات مالی سال 14-2013 تا 17-2016 میں کون کون سے منصوبہ جات منظور کئے سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں مذکورہ سالوں میں کون کون سے منصوبہ جات مکمل ہوئے اور کتنے ابھی نامکمل ہیں تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) حکومت مذکورہ حلقہ میں نامکمل منصوبہ جات کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حلقہ پی پی۔145 میں محکمہ مواصلات و تعمیرات نے مالی سال 14-2013 تا 17-2016 میں جن منصوبہ جات پر کام کروایا ان کی سال وار تفصیل جو ایکسیئن ہائی وے M&R ڈویژن نے فراہم کی وہ مندرجہ ذیل ہے:

سال 14-2013

1	امپرو ومنٹ آف مین واڑہ ستار روڈ سے قائداعظم انٹر چینج رنگ روڈ تا سلامت پورہ۔40این اے 145،لاہور	مکمل
2	کنسٹرکشن آف مومن پورہ روڈ (سیور تیج بچھانے کے بعد بحالی وامپرو ومنٹ مین مومن پورہ روڈ)	مکمل

سال 15-2014

1	کنسٹرکشن احمد ٹاؤن مین روڈ این اے 145,لاہور.	مکمل
2	کنسٹرکشن آف پی سی سی ندیم سٹریٹس، کینال بنک سکیم، وقار سٹریٹ، ہربنس پورہ، الرفیع فلور مل والی گلی، ماشاءاللہ سٹریٹ نواب پورہ لاہور۔	مکمل
3	کنسٹرکشن آف پی سی سی لنک سٹریٹس، قلندر پورہ ہربنس پورہ نزد گورنمنٹ بوائز ہائی سکول UC-41 لاہور۔	مکمل
4	کنسٹرکشن آف پی سی سی لنک سٹریٹس، گلبہار ٹاؤن، لنک نعیم پیر، فرید نگر، پنج پیر، جامع مسجد جی ٹی روڈ UC-42 لاہور۔	مکمل
5	کنسٹرکشن آف پی سی سی سٹریٹس گورنمنٹ ہائی سکول دربار مقصوداں، شہزاد ایڈووکیٹ شالیمار سکیم، صابر ایس ڈی او سٹریٹ لنک سٹریٹ غوثیہ کالونی اور کینال پوائنٹ UC-44 لاہور۔	مکمل
6	کنسٹرکشن آف پی سی سی سٹریٹس کنگرے سکول سسٹم عثمان بلاک، کینال بنک ہاؤسنگ سکیم فتح گڑھ لاہور۔	مکمل
7	کنسٹرکشن آف واڑہ ستار روڈ عقب پاکستان منٹ۔	مکمل
8	کنسٹرکشن آف پی سی سی / ڈرین مین روڈ اور لنک سٹریٹس کوٹلی غیاثی لاہور۔	مکمل

سال 16-2015

1	کنسٹرکشن آف پی سی سی سٹریٹس گلبہار کالونی، مومن پورہ راجباہ روڈ۔	مکمل
2	کنسٹرکشن آف پی سی سی سٹریٹس احمد ٹاؤن، داروغہ والا، عامر ٹاؤن اور شالیمار سکیم گلشن پارک۔	مکمل
3	کنسٹرکشن آف مین روڈ دھوبی گھاٹ UC-42 لاہور۔	مکمل
4	کنسٹرکشن آف پی سی سی ڈوگر سٹریٹس مین اعجاز روڈ اور لنک سٹریٹ، نوید پارک، گلشن پارک روڈ۔	مکمل
5	کنسٹرکشن آف پی سی سی گلی نزد جامع مسجد عثمانیہ۔	مکمل
6	کنسٹرکشن آف پی سی سی مین سٹریٹ سلیم اختر افضل پارک بقایاحصہ مومن پورہ اور گوالا کالونی۔	مکمل
7	کنسٹرکشن آف پی سی سی سٹریٹ صدر سکول۔	مکمل

سال 17-2016

1	بحالی لنک سٹریٹس چمن پارک، ولی پارک، رشید پورہ، توحید پارک، گلشن حیدر کینال بنک لاہور۔	مکمل
2	بحالی لنک سٹریٹس راجباہ روڈ، بستی محمد حسین، واڑہ ستار، کوٹلی غیاثی، قلندر پورہ، ہربنس پورہ، دبئی پارک لاہور۔	مکمل
3	بحالی لنک سٹریٹس ولی پارک، رشید پورہ، مسکین پورہ لاہور۔	کام جاری ہے
4	4.بحالی لنک سٹریٹس مہر فیض کالونی، کینال پوائنٹ، افشاں پارک اور افضل پارک لاہور۔	مکمل

(ب) مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق کل 21 منصوبہ جات میں سے صرف ایک منصوبہ پر کام جاری ہے جبکہ باقی سب مکمل ہو چکے ہیں۔

(ج) حکومت مذکورہ بالا ایک منصوبہ کو جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: مجھے ذرا رپورٹیں پڑھ لینے دیں پھر آپ کی بات سنتے ہیں۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ محترمہ عائشہ جاوید مجلس خصوصی نمبر9 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

ایم کیٹ اور ای کیٹ کے مسئلے پر تحریک التوائے کار نمبر 17/943 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر9 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

The issue of MCAT and ECAT entry test raised by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148) as well as Adjournment Motion No.943/2017 moved by Sardar Shahabuddin Khan, MPA (PP-263)

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر9 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The issue of MCAT and ECAT entry test raised by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148) as well as Adjournment Motion No.943/2017 moved by Sardar Shahabuddin Khan, MPA (PP-263)

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر9 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The issue of MCAT and ECAT entry test raised by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148) as well as Adjournment Motion No.943/2017 moved by Sardar Shahabuddin Khan, MPA (PP-263)

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 9 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد
میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: حاجی ملک محمد وحید مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، ملک صاحب!

نشان زدہ سوال نمبر 8288 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.8288 asked by Mr Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA (PP-222)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.8288 asked by Mr Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA (PP-222)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.8288 asked by Mr Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA (PP-222)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: امجد علی جاوید مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون امتناع شیشہ سموکنگ 2014، میڈیکل / سرجیکل آئٹمز کی خریداری میں بدعنوانی اور بے قاعدگیوں کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر، تحریک التوائے کار نمبر 618، نشان زدہ سوالات نمبر 3020، 3559، 7148، 8037 اور زیرو آر نوٹس نمبر 176 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143)

2. Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA/Leader of Opposition on a point of order regarding allegations of corruption/irregularities in procurement of medical/surgical items.
3. Adjournment Motion No. 618
4. Starred Question Nos. 3020, 7148, 3559, 8037 and
5. Zero Hour Notice No. 176

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143)
2. Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA/Leader of Opposition on a point of order regarding allegations of corruption/irregularities in procurement of medical/surgical items.
3. Adjournment Motion No. 618
4. Starred Question Nos. 3020, 7148, 3559, 8037 and
5. Zero Hour Notice No. 176

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143)
2. Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA/Leader of Opposition on a point of order

regarding allegations of corruption/irregularities in procurement of medical/surgical items.

3. Adjournment Motion No. 618
4. Starred Question Nos. 3020, 7148, 3559, 8037 and
5. Zero Hour Notice No. 176

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! Ladies first

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی خصوصی توجہ چاہوں گی۔ ایک محکمہ خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم کا ہے جس کا issue یہ ہے کہ 2002 میں یہ محکمہ قیام میں آیا تھا اور آج 15 سال گزرنے کے باوجود اس محکمہ کے اساتذہ کو regular نہیں کیا گیا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ان کو جو تنخواہ مل رہی ہے وہ صرف پانچ ہزار روپے ہے جبکہ ایک مزدور کے لئے بھی پنجاب حکومت نے 15 ہزار روپے تنخواہ مقرر کی ہوئی ہے۔ اساتذہ نے اب دھمکی بھی دی ہے کہ کل اسمبلی کے باہر وہ احتجاج کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کوئی تحریک لائیں یا زیرو آر نوٹس لے آئیں تو میں اس پر کچھ کروں گا۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! جی، بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر اس لئے raise کر رہا ہوں کیونکہ پنجاب اسمبلی کا نام آتا ہے۔ کئی دنوں سے اخبار میں وقتاً فوقتاً ایک خبر بازگشت کرتی ہے کہ ایک سابق

ممبر پنجاب اسمبلی سیمل راجہ ہیں جنہوں نے بشارت راجہ کو allegate کیا اور وہ بھی اس اسمبلی کے ممبر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کس کو؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بشارت راجہ جو یہاں ایم پی اے تھے اور سابق منسٹر بھی رہے ہیں اُن کو allegate کیا ہے کہ میں اُن کی بیوی ہوں لیکن وہ رہتے کسی اور کے ساتھ ہیں۔ اس طرح عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میرے خیال میں اس معاملے کو نہ چھیڑا جائے تو بہتر رہے گا۔ بس آپ کی بات سن لی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ ایوان کے Custodian ہیں لہٰذا اس کا نوٹس لیا جائے۔

MR SPEAKER: Doesn't make a noise!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گنے پر بڑی بحث ہوئی، ہم نے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بھی میٹنگ کی اور آپ خود اس ساری gravity کو سمجھتے ہیں۔ میں نے ایوان کے اندر اس بارے میں بات کی تھی کہ بہاولپور کے اندر حالت یہ ہے کہ وہاں چونکہ ایک شوگر مل شفٹ ہو گئی تھی جو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے حکم سے ban ہو گئی، لوگوں نے گنا کاشت کیا ہوا تھا جن کو کافی پریشانی آئی۔ اب 180 روپے ریٹ تو دُور کی بات ہے لیکن فیکٹریوں نے ہی جو middlemen چھوڑے ہوئے ہیں وہ 60/60 روپے فی من گنا خریدتے ہیں اور مل کو ہی دیتے ہیں کیونکہ ظاہر ہے کہ گنا دکانوں پر تو بیچا نہیں جا سکتا۔

جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے گنے پر سارا دن بحث کروائی لیکن کوئی feedback اسمبلی کو دوبارہ نہیں دیا گیا جبکہ فیلڈ میں بالکل اسی طرح کی ہی صورتحال ہے۔ میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں کیونکہ اسمبلی کے ساتھ اس طرح مذاق نہیں کیا جانا چاہئے۔ میں بالکل دیانتداری سے یہ سمجھنے پر مجبور ہوں کہ جو سب کچھ کسانوں کے ساتھ ہو رہا ہے یہ بالکل حکومت کی ملی بھگت سے ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس روّیے پر ابھی ایوان سے ٹوکن بائیکاٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: .I disagree with you ڈاکٹر صاحب! یہ کیا طریقہ ہے، یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے؟ آپ تشریف لے آئیں میں آپ کی بات سن رہا ہوں اور اس کا جواب لینے دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب سے کہیں کہ تشریف رکھیں۔ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس کا ابھی جواب لیتے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے جو پہلے بات کی ہے وہ مسئلہ sub-judice نہیں ہے بلکہ یہ خواتین کے بنیادی حقوق کا مسئلہ ہے۔ کل بھی انہوں نے چودھری پرویز الٰہی کے گھر کے سامنے دھرنا دیا ہوا تھا۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی اور اس بات کو چھوڑیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ Ministry of Human Rights نے اس کا نوٹس لے لیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ آپ جا کر اخبار میں یا ٹی وی پر بات کریں لیکن یہاں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ وہ دونوں اس معزز ایوان کے ممبر رہے ہیں لہٰذا کچھ خیال کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کل راولپنڈی تھانہ گائے منڈی میں ایک بچے کو پکڑا جو تشدد سے ہلاک ہو گیا جس کی وجہ سے کافی ہنگامہ ہوا اور لوگوں نے تھانے کا گھیراؤ کیا۔ میں نے اس بارے میں توجہ دلاؤ نوٹس بھی دیا ہے جس پر آپ نوٹس لیں۔

جناب سپیکر: جی، آج نہیں ہو گا کیونکہ توجہ دلاؤ نوٹس کا day ہوتا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اُدھر حالات بڑے خراب ہیں کیونکہ کل بھی رات تک لوگ تھانے کا گھیراؤ کرتے رہے۔

جناب سپیکر: جی، اللہ خیر کرے۔ جب آپ پیش کریں گے تو اُس پر نوٹس لیا جائے گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جی، شکریہ۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1219/17 میاں محمود الرشید کی ہے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! اُن کے مہمان آئے ہیں اور وہ تھوڑی دیر کے لئے نیچے گئے ہیں اس لئے مہربانی کر کے اس کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: This, I tell you یہ معزز ایوان ہے اور مہمان بعد کی بات ہے۔ وہ قائد حزب اختلاف ہیں اس لئے احتراماً اگر وہ within half an hour آ گئے تو اُن کی تحریک التوائے کار take up کر لیں گے ورنہ پھر کچھ اور ہو گا۔

جناب محمد سبطین خان: جی، شکریہ۔

جناب سپیکر: محترمہ باسمہ چودھری کی تحریک التوائے کار نمبر 1223/17 ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1230 سردار وقاص حسن موکل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1231 جناب احمد خان بھچر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1233 جناب منان خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1252 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ!

پنجاب ریونیو اتھارٹی کے ملازمین کو ریگولر نہ کرنے کی وجہ سے پریشانی کا سامنا

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" کی اشاعت مورخہ 23۔اگست 2017 کی خبر کے مطابق پنجاب ریونیو اتھارٹی کے مظلوم کنٹریکٹ ملازمین کو تا حال ریگولر نہیں کیا گیا۔ تفصیل یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے 2013 کے انتخابات میں کامیابی کے بعد گزشتہ برسوں مختلف محکمہ جات میں کنٹریکٹ ملازمین کو مرحلہ وار ریگولر کر دیا جس کی وجہ سے یہ ملازمین معاشی تنگ دستی اور ذہنی پریشانی کا شکار ہیں۔ چار برس قبل ریونیو اتھارٹی کا محکمہ قائم کیا گیا تھا تاکہ پنجاب میں ٹیکسوں کی وصولی کو بہتر بنایا جا سکے۔ رپورٹ کے مطابق اس محکمہ کے ملازمین کو ریگولر نہیں کیا گیا اور کم از کم تنخواہ 15 ہزار روپے دی جا رہی ہے۔ کئی ملازمین کو صرف 12 ہزار روپے تنخواہ دی جا رہی ہے جبکہ ملازمین پڑھے لکھے بھی ہیں۔ پنجاب ریونیو اتھارٹی کے ملازمین نے ٹیکس وصولی کی مد میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ چار سال قبل 37۔ارب روپے کی ٹیکس وصولیاں جو اب 82۔ارب روپے تک جا پہنچی ہیں جو کہ اس محکمہ کی شاندار کارکردگی کو عیاں کرتی ہے لیکن ان ملازمین سے تنخواہوں اور مراعات کے ضمن میں زیادتی ہو رہی ہے۔ اب چار برس گزرنے کے باوجود تا حال ریگولر بھی نہیں کیا جا رہا۔ ان میں سے کئی over age ہو چکے ہیں اور ان کا حکومت پنجاب سے مطالبہ ہے کہ انہیں ریگولر کیا جائے اور اس مہنگائی کے دور میں ان کی خدمات کے پیش نظر ان کی تنخواہوں میں بھی اضافہ کیا جائے تاکہ وہ اپنی خدمات مزید تندہی سے سرانجام دے سکیں۔ اس حوالے سے پنجاب ریونیو اتھارٹی کے ملازمین میں بڑی تشویش پائی جا رہی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1255 محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر وہ اس دوران آ گئیں تو اس تحریک التوائے کار کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1258 محترمہ نگہت شیخ کی ہے۔ جی، محترمہ!

فاسٹ فوڈ کے بڑھتے ہوئے رجحان کے خلاف مہم چلانے کی ضرورت

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک اخبار کی خبر کے مطابق نوجوان نسل میں فاسٹ فوڈ کا بڑھتا رجحان، صحت کو شدید خطرات لاحق، سکولز اور کالجز کے باہر فاسٹ فوڈز کی دکانیں، ناقص خوراک کی فروخت، لوگ موٹاپے اور پیٹ کے امراض میں مبتلا ہونے لگے۔ تفصیل کے مطابق نوجوان نسل میں فاسٹ فوڈ کے بڑھتے ہوئے رجحان اور روایتی صحت مند کھانوں سے دوری کے باعث نوجوان نسل کی صحت متاثر ہو رہی ہے۔ فاسٹ فوڈ کی دکانوں اور پوائنٹس کی تعداد میں بے تحاشا اضافہ ہو چکا ہے۔ جہاں ناقص اشیاء سے تیار کردہ کھانوں کی فروخت جاری ہے۔ روایتی صحت مند کھانا کھانے والے نوجوان بھی اب شوارما، برگر اور پیزا وغیرہ کی جانب راغب ہو چکے ہیں۔ بڑے شہروں میں رات کے اوقات میں فاسٹ فوڈز کا پورا بازار سجایا جاتا ہے اور اب یہ کام عام گلی محلوں اور ریڑھیوں پر بھی شروع ہو گیا ہے۔ بالخصوص سکولز، کالجز اور اکیڈمیوں کے باہر ان کی کینٹینیز میں فاسٹ فوڈ پوائنٹس موجود ہیں۔ شہر کے بیشتر علاقوں میں فاسٹ فوڈز کی ہوم ڈلیوری کی سہولت بھی موجود ہے جس کے نتیجے میں گھروں میں موجود بچے اور بڑی عمر کے افراد بھی شوارما، پیزا اور فاسٹ فوڈ وغیرہ منگوا کر کھاتے ہیں۔ فاسٹ فوڈ کے بڑھتے ہوئے رجحان کے باعث دیگر صحت مند چیزیں کھانے کے رجحان میں کمی دیکھی گئی ہے۔ مختلف شہروں میں فوڈ اتھارٹی کی جانب سے کارروائی اور آگہی مہم بھی شروع کی گئی۔ متعدد بار مردہ مرغیوں کا گوشت پکڑا گیا جنہیں فاسٹ فوڈز کی تیاری کے لئے لے جایا جا رہا تھا۔ بڑی تعداد میں فاسٹ فوڈ پوائنٹس صفائی کے ناقص انتظامات کے باعث seal ہوئے۔ سینکڑوں دکانیں ایسی ہیں جہاں شوارما اور برگر صرف 30 روپے تک میں دستیاب ہیں۔ ان میں استعمال ہونے والی بیشتر اشیاء مضر صحت ہیں۔ اس حوالے سے ڈاکٹر افضال خاں نے کہا کہ فاسٹ فوڈز کے زیادہ استعمال سے جہاں موٹاپا پیدا ہوتا ہے وہاں ہیپاٹائٹس، معدے اور پیٹ کی بیماریوں کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر ان فاسٹ فوڈز میں استعمال ہونے والی دیگر اشیاء ناقص کیچ اپ، مردہ مرغیوں کا گوشت۔

جناب سپیکر! یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ ایک ہی تیل میں چیزوں کو تلا جائے تو وہ زیادہ مضر صحت ہو جاتی ہیں۔ پنجاب میں فوڈ اتھارٹی کے ترجمان نے بتایا کہ فاسٹ فوڈ میں ناقص اشیاء کے استعمال

کی شکایات بہت زیادہ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ناقص اشیاء کے استعمال کے خلاف بھرپور کارروائی کی جا رہی ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوانوں کو ایسے کھانوں کی طرف لانے کی ضرورت ہے جو غذائیت سے بھرپور اور صحت مند ہوں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو بھی جواب کے لئے اگلے ہفتے تک pending کیا جاتا ہے۔ ابھی تک قائد حزب اختلاف تشریف نہیں لائے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ معزز ممبران کی تعداد اسمبلی کے اندر ویسے بھی دن بدن کم ہوتی جارہی ہے اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جیسے معزز ممبران تحاریک التوائے کار پڑھ رہے ہیں تو اس سے تاثر یہ مل رہا ہے کہ پوری ایک تحریک پڑھی جاتی ہے اور پوری کہانی لکھی جاتی ہے تو اس حوالے سے حکومت سے میری ایک تجویز ہے کہ کوئی منسٹر جو بیٹھے ہوں وہ تحریک التوائے کار پڑھنے کے بعد آخر میں کھڑے ہو کر کہہ دیا کریں کہ وزیراعلیٰ نے نوٹس لے لیا ہے اور سب ہنسی خوشی رہنے لگیں تا کہ کہانی تو complete ہو جایا کرے (قہقہے)

جناب سپیکر! ان تحریک التوائے کار کے جواب کا بھی کوئی بندوبست کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف ابھی تک تشریف نہیں لائے تو اب ہم آگے بڑھتے ہیں لہٰذا مجبوراً۔۔۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس سے پھر دونوں طرف اچھا سلوک نہیں ہو گا کیونکہ کسی کی dispose of ہو گئی اور کسی کی pending تو جو معزز ممبران موجود نہیں ہیں ان کی تحاریک التوائے کار جس میں محترمہ شنیلا روت کی بھی ہے تو انہیں dispose of کر دیا جائے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ممبران کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے۔ مفاد عامہ سے متعلق پہلی قرارداد محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی ہے۔جی، محترمہ صاحبہ!

بچوں کی ذہنی وجسمانی نشوونما کے لئے طویل المدتی اقدامات کا مطالبہ

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر!شکریہ۔میری یہ قرارداد ہے کہ:

"ایک عالمی ادارے کی رپورٹ کے مطابق 45 فیصد پاکستانی بچوں کی ذہنی وجسمانی نشوونما غیر متوازن غذا کی وجہ سے متاثر ہو رہی ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ بچوں کی ذہنی وجسمانی نشوونما کو بہتر بنانے کے لئے طویل المدتی اقدامات کئے جائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک عالمی ادارے کی رپورٹ کے مطابق 45 فیصد پاکستانی بچوں کی ذہنی وجسمانی نشوونما غیر متوازن غذا کی وجہ سے متاثر ہو رہی ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ بچوں کی ذہنی وجسمانی نشوونما کو بہتر بنانے کے لئے طویل المدتی اقدامات کئے جائیں"۔

MS NIGHAT SHEIKH: Mr Speaker! I oppose.

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ رپورٹ پتا نہیں کون سے عالمی ادارے کی ہے؟ یہ رپورٹ suspicious لگتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا محترمہ نے خود ہی لکھا ہے کہ یہ matter فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ pertain کرتا ہے اُن کو لیٹر لکھ دیا گیا ہے۔ آپ کی discretion ہے اس قرارداد کو pending کر دیں یا جواب کا انتظار کر لیں پھر ہم اس کا جواب دیں گے لیکن محترمہ کو چاہئے جو رپورٹ کہہ رہی ہیں اُس کا کیا نام ہے، پتا نہیں وہ کون سا عالمی ادارہ ہے، کس طرح سے اُس نے یہ رپورٹ بنائی ہے؟ یہ رپورٹ fictitious بھی ہے، concocted بھی ہے اور غلط بھی ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میری مودبانہ گزارش ہو گی کہ اگر آپ کے پاس اس کے علاوہ کوئی facts and figures ہیں تو وہ ایوان میں شیئر کر لئے جائیں اس کے بعد ہمیں بھی علم ہو کہ ہمارے ملک میں کیا ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! محترمہ پہلے وہ رپورٹ لے آئیں جو انہوں نے کہا ہے اُس ادارے کا نام اور رپورٹ۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ رپورٹ منگوا لیں۔ اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مہربانی! میں اس حوالے سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے کہہ دیا ہے اس قرارداد کو pending کر دیا گیا ہے اب آپ اس پر کیا کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! مجھے اس سے متعلق صرف ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: اب تو آرڈر ہو گیا ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے آیا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ انتہائی اہم issue ہے standard growth کی overall تمام اداروں کی رپورٹس اس کے اوپر ہیں۔

جناب سپیکر: رپورٹ منگوا لیتے ہیں اُس کو دیکھ کر پھر اس کو کرتے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اگر ان کے پاس رپورٹ ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! انتہائی اہم issue ہے یہ حکومت کی seriousness کی حالت ہے اس resolution کو پاس کرنے میں ان کا کیا نقصان ہے؟

جناب سپیکر: آپ اس پر جواب لے لیں اگر آپ جواب سے مطمئن نہ ہوئے تو پھر آپ کی بات سنیں گے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! معزز ممبر کو طریق کار کا نہیں پتا فیڈرل گورنمنٹ کو لکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ دوسری قرارداد جناب احمد خان بھچر کی ہے۔

جناب محمد سبطین خاں: جناب سپیکر! احمد خان بھچر میانوالی سے چلے ہوئے ہیں ابھی پہنچنے والے ہیں۔ آپ مہربانی کر دیں اس قرارداد کو pending کر دیں۔

MR SPEAKER: Should I wait till 9 o'clock.

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! maybe راستے میں گاڑی پنکچر ہو سکتی ہے، کچھ ہو سکتا ہے۔ سڑکوں کی حالت بُری ہے۔ آج خوش قسمتی سے اجلاس بھی جلدی شروع ہو گیا۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! یکم جنوری سے میری تحریک استحقاق ہے براہ مہربانی یہ بڑی اہم ہے۔

جناب سپیکر: آپ اسے کل پڑھ لیں۔ آپ کی مہربانی۔ اب ہم اس سے آگے کارروائی پر جا چکے ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میری بھی تحریک ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ ہم اسے take up کریں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا۔ آپ بڑے دنوں سے اگلے دنوں پر ڈال رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آج پارلیمانی سیکرٹری نہیں ہیں اب آپ تشریف رکھیں۔ میں نے آپ کو کہہ دیا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ہم سیکرٹری صاحب کے گھر جائیں؟ ہم اپنے حلقوں کو چھوڑ کر یہاں ایوان میں آتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کو ایسی بات نہیں کرنی چاہئے۔ آپ کی مہربانی میں نے آپ کو کہہ دیا ہے۔

جناب آصف محمود: جب ہمیں یہاں جواب نہیں ملنا تو ہم کیا کریں؟ اسمبلی کے حالات آپ دیکھیں۔

جناب سپیکر: جی، سبطین صاحب آپ نے اس کی ذمہ داری اُٹھائی ہے احمد خان بھچر کی قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ تیسری قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے۔ جی، اسے پڑھ دیں۔

شادی کی تقریب میں آتش بازی اور ہوائی فائرنگ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ شادی کی تقریبات کے موقع پر آتش بازی اور ہوائی فائرنگ کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ شادی کی تقریبات کے موقع پر آتش بازی اور ہوائی فائرنگ کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! already penal section کے تحت پہلے بھی کارروائی کی جا رہی ہے اس کو منظور کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ شادی کی تقریبات کے موقع پر آتش بازی اور ہوائی فائرنگ کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب محمد سبطین خاں: جناب سپیکر! میری گزارش ہے میں نے دو قرار دادیں 2016 میں جمع کروائیں تھیں اور متفقہ طور پر وہ منظور ہوئی تھیں ایک قرار داد تھی کہ ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر کے ہسپتال میں انجیو گرافی کی مشین ہونی چاہیئے تاکہ جو غریب مریض ہیں اُن کا لاہور کے اوپر burden نہ پڑے وہ اپنے اپنے علاقوں میں علاج معالجہ کرواسکیں یہ متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ ایک اور قرار داد بھی 2016 میں صاف پانی کی ہے کہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہونی چاہیئے۔ پنجاب میں بالخصوص لاہور اور پنجاب میں عوام کو صاف پانی مہیا کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ دو قرار دادیں متفقہ طور پر منظور ہوئی تھیں لیکن اس پر آج تک مجھے کوئی update نہیں ملیں، انفارمیشن نہیں ملیں، مجھے نہیں پتا کہ انجیو گرافی مشینوں کا کیا ہوا، صاف پانی کا کیا ہوا ؟ کچھ بھی نہیں ہوا ابھی تک لوگ ٹی وی چینلز پر daily پانی کی بوتلیں City 42 اور لاہور چینل والے دکھاتے ہیں کہ پانی میں کیڑے تیر رہے ہیں پھر ان قرار دادوں کا کیا بنا؟

جناب سپیکر: قرارداد کے متعلق میں اسمبلی سٹاف کو کہہ رہا ہوں کہ یہ چیک کریں پھر اس کے بارے میں مجھے بتائیں تاکہ ایوان میں بات کی جاسکے۔ چوتھی قرار داد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ اس قرارداد کو pending کر دیا جائے۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر ایوان میں تشریف لے آئے)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نماز پڑھنے کے لئے گیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، آپ قرارداد کو پڑھ دیں۔

سپیڈو بس میں بزرگوں اور معذور افراد کو مفت سفر کی سہولت فراہم کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سپیڈو بس سروس میں بزرگ اور معذور افراد کو مفت سفر کی سہولت فراہم کی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سپیڈو بس سروس میں بزرگ اور معذور افراد کو مفت سفر کی سہولت فراہم کی جائے۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! مجھے قرارداد پر کوئی objection نہیں ہے میں اس میں صرف اس بات کا اضافہ کروانا چاہتا ہوں کہ already حکومت پنجاب جو بزرگ افراد اور معزور افراد ہیں اُن کو سپیشل کارڈ بنا کر دے رہی ہے کافی کارڈ تقسیم بھی کئے جا چکے ہیں تا کہ اُن افراد کا سفر فری ہو سکے۔

جناب سپیکر: پھر یہ قرارداد منظور کر لی جائے آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ سپیڈو بس سروس میں بزرگ اور معذور افراد کو مفت سفر کی سہولت فراہم کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، پانچویں قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ محترمہ اسے پڑھیں۔

موسمی انفلوئنزہ کے وائرس کے بارے میں آگاہی مہم چلانے کا مطالبہ

محترمہ حناء پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ موسمی انفلوئنزہ کے جان لیوا اور مہلک وائرس کے بارے میں صوبہ بھر میں آگاہی مہم چلائی جائے۔"

جناب سپیکر:جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ موسمی انفلوئنزہ کے جان لیوا اور مہلک وائرس کے بارے میں صوبہ بھر میں آگاہی مہم چلائی جائے۔"

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر !اس پر already آگہی مہم چلائی جارہی ہے معزز وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف اس کی نگرانی خود فرمارہے ہیں لیکن ہمیں قرارداد پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے بالکل آگہی مہم چلانی چاہئے۔

جناب آصف محمود:جناب سپیکر!بہت اچھی قرارداد ہے اس پر آگہی مہم بھی چلانی چاہئے لیکن اُس کے علاج معالجے کے لئے بھی کچھ اگر محترمہ add کر دیتیں تو وہ زیادہ بہتر ہوتا۔

جناب سپیکر:کیا علاج معالجے کے لئے؟

جناب آصف محمود:جناب سپیکر!علاج کے لئے بھی اقدامات کر لئے جاتے یہ تو صرف آگہی مہم ہے۔

جناب سپیکر:آپ نے یہ اُس وقت نہیں کہا۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر(خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!اگر آپ اجازت دیں تو میں اس حوالے سے ایوان کو تفصیل سے آگاہ کردوں کیونکہ یہ بڑا اہم issue ہے۔

جناب سپیکر:جی، آپ بات کریں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر !شکریہ ۔ میرے معزز دوست نے جو بات کی میں بالکل چاہوں گا کہ اس کی ایوان میں تمام تفصیل پیش کی جائے محترمہ حنا پرویز بٹ نے جو قرارداد پیش کی ہمیں بالکل اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے محکمہ already ان دونوں issues پر کام کررہا ہے 23۔اگست کو پہلا کیس رپورٹ ہوا تھا اور گرمیوں میں سوائن فلو کا کیس ہونا بڑے اچھنبے کی بات تھی اُس کے بعد فوراً ہم نے اس کی تمام تر جو احتیاطی تدابیر ہیں تمام issues کے اوپر کام شروع کر دیا تھا پہلا کام ہم نے یہ کیا ۔جو ابھی تک صرف پنجاب نے کیا باقی کسی صوبے نے نہیں کیا تو اس disease کو فوری طور پر notifiable disease قرار دے دیا گیا۔ جب کوئی disease

notifiable disease بیماری قرار دے دی جاتی ہے تو اس کی تمام چیزوں کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے ستمبر کے مہینے میں اس کی بڑی بھاری مقدار میں حفاظتی ویکسین procure کر لی تھی۔

جناب سپیکر! میں ایوان کو یہ ضرور بتانا چاہوں گا کہ اس کی جو ویکسین ہوتی ہے یہ WHO کی guidelines کے مطابق ہر سال نئی بنتی ہے۔ ایک سال پرانی ویکسین استعمال نہیں ہو سکتی جو وائرس آتا ہے اس وائرس کی type کے حوالے سے ویکسین تیار ہوتی ہے پھر وہ پوری دنیا میں پھیلائی جاتی ہے اور تمام دنیا کا trend بھی یہی ہے۔ وہ ویکسین ستمبر میں محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے نہ صرف available کر دی تھی بلکہ آج بھی ہمارے پاس اس کا کافی سٹاک موجود ہے۔ وہ ویکسین mass level پر recommend نہیں کی جاتی۔ جو suspected patients ہوتے ہیں یا ان کے immediate contacts ہوتے ہیں انہی کو وہ ویکسین دی جاتی ہے۔ 14۔ دسمبر کو جب اس کا دوبارہ کیس آیا تو اس وقت تک ہم نہ صرف یہ ویکسین منگوا چکے تھے بلکہ تمام ہسپتالوں میں سپلائی بھی کر چکے تھے اور ہیلتھ کے basic stakeholders کو اس ویکسین کو لگایا بھی جا چکا تھا۔

جناب سپیکر! محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے ایک لاکھ سے زائد ڈاکٹروں کو اپنے ساتھ ایک SMS portal پر engage کر رکھا ہے اور ان کو تمام تر guidelines جو اس مرض کے علاج کے لئے ضروری ہیں وہ روزانہ کی بنیاد پر دی جاتی ہیں۔ یہاں کسی دوست نے اس کو سوائن فلو کہا تھا لیکن یہ basically H-1, N-1 ہے۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ ہو گیا ہے میں روزانہ کی بنیاد پر ویڈیو لنکس پر اس کی میٹنگ خود چیئر کرتا ہوں۔ تمام تر ادویات کا وافر سٹاک موجود ہے اور تمام SOPs کو follow کیا جا رہا ہے۔ اگر میں awareness campaign کی بات کروں تو دو، اڑھائی ماہ پہلے ہمارے اشتہارات جاری تھے کہ کون سی ایسی احتیاطی تدابیر ہیں جن پر عمل کر کے اس مہلک بیماری سے بچ سکتے ہیں۔ ہاتھ دھونے کی عادت کو اپنانا چاہئے، چھینکتے ہوئے رومال منہ پر رکھنا چاہئے اور کھانستے ہوئے بھی ایسا کرنا چاہئے۔ یہ بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ ہم نے اپنے تمام تر ہسپتالوں میں establish Flu counters کر رکھے ہیں جس مریض کو دو یا دو سے زیادہ دن بخار رہے، نزلہ زکام کی علامات ہوں تو وہ فوری طور پر کسی مستند ڈاکٹر سے رابطہ کرے اور ہمارے Flu counter پر رپورٹ کرے وہاں ان کو تمام تر علاج الحمدللہ مہیا کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! آپ مجھے ایک منٹ کا مزید وقت دے دیں میں ایک چیز اور کہنا چاہوں گا کیونکہ یہاں میڈیا بھی سن رہا ہے اس سے لوگوں کا بھلا ہو گا۔ وہ بات یہ ہے کہ اس میں جو deaths ہوئی ہیں جب ہم نے ان کا mortality audit کرایا تو ہمارے سامنے دو وجوہات آئیں۔ ایک death اس وجہ سے ہوئی کہ لوگوں کو مختلف قسم کی بیماریاں تھیں مثلاً اگر کسی شخص کو H-1 N-1 ہوا ہے تو اس کو already ہیپاٹائٹس سی اور دیگر بیماریاں بھی تھیں جس کی وجہ سے قوت مدافعت کم ہو کر موت واقع ہو گئی۔ دوسری وجہ ہمارے لوگوں کا تاخیر سے ہسپتال آنا تھا۔ جب میں ملتان کے دورے پر گیا تو میں نے مریض کے لواحقین سے پوچھا کہ آپ اپنے مریض کو کب لے کر آئے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم ڈیڑھ ہفتے کے بعد آئے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ پہلے کیوں نہیں آئے؟ انہوں نے کہا کہ ہم خود ہی دوائی دیتے رہے۔ خود ساختہ ڈاکٹر بننا اور خود سے دوائیاں لے لینا بھی اس بیماری میں خطرناک trend پھیلانے کا سبب بنتا ہے۔ ایک مریض راولپنڈی میں رپورٹ ہوا۔ اس مریض کا تعلق غالباً بنوں سے تھا چونکہ ہم سب اکٹھے ہیں چاروں صوبے مل کر کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے آج سے بیس پچیس دن پہلے ڈی جی ہیلتھ (خیبر پختونخوا) اور وہاں کے منسٹر ہیلتھ کو اپنی طرف سے لیٹر بھی لکھا تھا کہ اس کا کیس response کر دیا جائے۔ وہ شاید ابھی تک نہیں ہوا میں اپنے یہاں بیٹھے دوستوں سے کہوں گا کیونکہ ان کا بھی وہاں تعلق ہے کہ یہ ان کو ضرور کہیں کہ اس کیس کو kindly ضرور response کر دیا جائے کیونکہ یہ ایک ایسا وائرس ہے جو رکتا نہیں ہے۔ جب ہم مل کر collective efforts کریں گے تو اپنے لوگوں کو بچا سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس ایوان اور پنجاب کی عوام کو یہ ensure کر رہا ہوں کہ تمام تر arrangements war footing پر کئے گئے ہیں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ جوں جوں اس کی آگاہی campaign بہتر ہوتی جائے گی تو لوگوں کو پتا چلتا جائے گا اور ہمیں ان تمام چیزوں پر کنٹرول کرنے میں مزید مدد ملے گی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ موسمی انفلوئنزہ کے جان لیوا اور مہلک وائرس کے بارے میں صوبہ بھر میں آگاہی مہم چلائی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 7۔ فروری 2018 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔